خیرخواہ نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۲) مطبوعہ ۱۹ - اکتوبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ [illegible]

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ [illegible]

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی [illegible]

ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہوتے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی

ایڈیٹوریل

یہہ میرا لہو ہے - یعنے نئے عہد کا لہو - جو بہتوں کے گناہوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے۔ متی ۲۶ - ۲۸ ؛

یہہ کلمات نجات آیات مسیح خداوند نے اُس قابلِ یادگار شام کو جبکہ وہ اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھہ بیٹھ کر فسح ادا کرتا تھا فرمائے - جو اُس کی کفارہ آمیز موت پر صاف و صریح دلالت کرتے ہیں - اور کسی شرح و تفسیر کے محتاج نہیں ہیں ؛ پولوس رسول نے اِسی ماجرے کی نسبت قورنتھہ کی مسیحی کلیسیا کو اپنے خط میں یوں لکھا ہے - کہ میں نے یہہ بات خداوند سے پائی - اور تمہیں بھی سونپی - کہ خداوند یسوع نے جس رات کہ پکڑوایا گیا روٹی لی - اور شکر کرکے توڑی - اور کہا کہ لو - کھاؤ - یہہ میرا بدن ہے - جو تمہارے لئے توڑا جاتا ہے - تم میری یادگاری کے لئے یہہ کیا کرو ؛ اور اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا - اور کہا - کہ یہہ پیالہ وہ نیا عہد ہے - جو میرے لہو سے ہے ؛ جب جب تم پیو میری یادگاری کے لئے یوں کرو ؛ کیونکہ جب جب تم یہہ روٹی کھاتے اور یہہ پیالہ پیتے ہو - تم خداوند کی موت کو جب تک کہ وہ آوے جتاتے رہتے ہو " ۱ - قرنتیوں ۱۱ - ۲۳ سے ۲۶ تک ؛

پورانا عہد - اور نیا عہد کُتب مقدسہ کے مشہور و معروف محاورات سے ہیں - اور اہل کتاب ان ہر دو عہود مذکورہ سے بخوبی تمام واقف ہیں ؛ لیکن یہہ نہایت قابل غور امر ہے - کہ یہہ دونوں عہد جو خدا اور انسان کے درمیان قایم و مقرر کئے گئے - اُن کی استواری و مضبوطی کے محضر پر لہو سے مُہر کی گئی - چنانچہ جس وقت موسیٰ کوہ سینا پر سے الٰہی احکام و ہدایات لے کر اُترا - اور خداوند کی ساری باتوں اور عدالتوں کا بیان اسرائیلی لوگوں سے کیا - اور اُنھوں نے متفق اللفظ جواب دیا - کہ جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے ہم کریں گے تو موسیٰ نے ذبیحے خداوند کے لئے ذبح کئے - اور لہو لے کر لوگوں پر چھڑکا - اور کہا - یہہ لہو اُس عہد کا ہے - جو کہ خداوند نے اُن باتوں کی بابت تمہارے ساتھہ باندھا ہے ؛ اسی واقعہ کا ذکر پولوس رسول نے یوں کیا ہے - کہ " جب موسیٰ نے تمام قوم کو شریعت کا ہر ایک حکم کہہ سنایا - تب بچھڑوں اور بکروں کا لہو پانی اور لال اُن زوفا کے ساتھہ لے کر اس کتاب (عہد نامہ) پر اور سارے لوگوں پر چھڑک کر کہا - کہ یہہ اُس عہد کا لہو ہے - جس کا حکم خدا نے تمہیں دیا ہے ؛ عبرانیوں ۹ - ۱۹ و ۲۰ ؛ اور اگرچہ پورانا عہد بکروں اور بچھڑوں کے لہو کے ساتھہ قایم کیا گیا تھا - کیونکہ وہ خدا کے بے عیب برّہ کا نشان و علامت تھے - اور اُن کے لہو اور اُس کے لہو میں سایہ اور عین طریقت و حقیقت - یا تمثیل و اصل - اور زر نقد کی مناسبت تھی - تاہم

اُس عہد کے مومنین کی نجات اور معافی گناہان کے لئے وہ ایک الٰہی مقرر کردہ ذریعہ اُس وقت تک بنا رہا جبکہ یوحنا اصطباغی نے قوم اسرائیل کو مخاطب کرکے صاف الفاظ میں مسیح موعود کو دکھلا کر کہدیا کہ ”دیکھو خدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے“ یوحنا ۱-۲۹ اور جب پہلا عہد ختم ۔ اور نیا عہد ۔ جس کو بطریق اولیٰ عہد شریعت ۔ اور عہد فضل کہہ سکتے ہیں ۔ شروع ہوا ۔ تو انبیائے سابقین کی وہ نبوتیں جو اس عہد جدید کی نسبت رقم تفصیل ہوئی ہوگئیں ۔ یرمیاہ نبی نے مسیح سے ۶۰۰ برس پہلے اس کی نسبت یوں پیشین گوئی کی تھی ۔ کہ ”دیکھ وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھونگا ۔ اُس عہد کے موافق نہیں جو میں نے اُن کے باپ دادوں سے کیا جس دن میں نے اُن کی دستگیری کی تاکہ زمین مصر سے اُنہیں نکال لاؤں اور اُنہوں نے میرے اُس عہد کو توڑا اور میں نے اُنہیں ترک کر دیا خداوند کہتا ہے ۔ بلکہ یہہ وہ عہد ہے جو میں اسرائیل کے گھرانے سے کرونگا ۔ ان دنوں کے بعد خداوند فرماتا ہے میں اپنی شریعت کو اُن کے اندر رکھونگا اور اُن کے دل پر اُسے لکھوں گا ۔ اور میں اُن کا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہوں گے اور وے پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہہ کہہ کے نہ سکھاویں گے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وے سب مجھے جانیں گے خداوند کہتا ہے کہ میں اُن کی بدکاری کو بخش دونگا اور اُن کے گناہ کو یاد نہ کرونگا ۔ یرمیاہ ۳۱-۳۱ سے ۳۴ تک ٭ اور حزقیئیل نبی نے مسیح سے ۵۸۰ برس قبل روح کے الہام سے یوں لکھا تھا کہ:-

”میں اُن کے ساتھ سلامتی کا عہد باندہوں گا ۔ سو وہ اُن کے ساتھ ابدی عہد ہوگا ۔ اور میں اُنہیں بساؤں گا ۔ اور اُنہیں افزائش بخشوں گا ۔ اور اُن کے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ تک قایم رکھوں گا:- میرا خیمہ بھی اُن کے ساتھ ہوگا ۔ ہاں میں اُن کا خدا ہوں گا ۔ اور وے میرے لوگ ہوں گے:- حزقیئیل“ ۳۷-۲۶ و ۲۷ ٭

پس وہ ابن اللہ بصورت ابن آدم ظاہر ہوا جو اس نئے عہد فضل و نجات کا درمیانی تھا ۔ اور جس نے اپنے ظہور پُرنور سے قریب ایکہزار برس پہلے داؤد نبی کی معرفت الہام سے یوں تلفظ کرایا تھا کہ ”ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نے نہیں چاہا ۔ تو نے میرے کان کھولے ۔ سوختنی قربانی ۔ اور خطا کی قربانی کا تو طالب نہیں ۔ تب میں نے کہا ۔ دیکھ میں آتا ہوں ۔ کتاب کے دفتر میں میرے حق میں لکھا ہے ۔ اے میرے خدا میں تیری مرضی بجا لانے پر خوش ہوں“ زبور ۴۰-۶ و ۷ ٭ اُس نے شریعت الٰہی کو جسے آدم نے توڑ ڈالا ۔ اور اُس کی عدولی کرکے اُس کو بےعزت کر دیا تھا ۔ کامل انسانیت اختیار کرکے کاملاً پورا کیا ۔ اور اُس کے ایسا کرنے سے الٰہی شریعت کو وہ عزت و شرف حاصل ہوا ۔ جو آدم اوّل کے پورا کرنے سے بھی اُس کو کبھی حاصل نہو سکتا ۔ اور یہی نہیں کہ اُس نے آدم کے بدلے آدم بنکر الٰہی شریعت کو پورا کیا ہو اور بس ۔ بلکہ آدم کے قصور و عدول حکمی الٰہی کے لئے اپنے بیش قیمت لہو کو کفارہ میں گذرانا ۔ تاکہ وہ کامل معافی حاصل کرکے خدائے عادل و قدوس کے ساتھ صلح اور رضامندی حاصل کرے ٭ پس وہ بنی آدم جو اِس نئے عہد فضل میں شامل ہو کر اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اُس صادق کامل کے اِس کلام صداقت التیام پر ایمان لاتے ۔ اور نجات و حیات ابدی کو نہ بطور مزد عمل ۔ بلکہ بطور انعام و اکرام حاصل کرتے ہیں ٭

”یہہ میرا لہو ہے ۔ یعنے نئے عہد کا لہو ۔ جو بہتوں کے گناہوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے“ پولوس رسول اِس حقیقت کی نسبت عبرانیوں کی یاددہانی اور توجہ کے لئے یوں لکھتا ہے:- ”جب مسیح آنے والی نعمتوں کا سردار کاہن ہو آیا ۔ تو بزرگتر اور کاملتر خیمے کی راہ سے ۔ جو ہاتھوں کا بنا نہیں ۔ یعنے اس خلقت کا نہیں ۔ نہ بکروں نہ بچھڑوں کا لہو لیکر ۔ بلکہ اپنا ہی لہو لے کر پاکترین مکان میں ایک بار داخل ہوا ۔ کہ اُس نے ہمارے لئے ہمیشہ کی خلاصی حاصل کی ۔ کیونکہ اگر بیلوں اور بکروں کا لہو ۔ اور کلور کی راکھ جب ناپاکوں پر چھڑکی جائے ۔ بدن کی صفائی کی بابت اُن کو پاک کر سکتی ہے ۔ تو کتنا زیادہ مسیح کا لہو جس نے بےعیب ہو کر ابدی روح کے وسیلے آپ کو خدا کے سامنے قربانی گذرانا ۔ تمہارے دلوں کو مردہ کاموں سے پاک کرے گا تاکہ تم زندہ خدا کی عبادت کرو“ عبرانیوں ۹-۱۱ سے ۱۴ تک

یہہ مخلصی عظیم جو ایماندار کو اِس بیش قیمت لہو کے باعث حاصل ہوتی پطرس اس کا یوں بیان کرتا ہے:- ”تم جانتے ہو ۔ کہ وہ خلاصی جو تم نے پائی اُن بیہودہ دستوروں سے جو تمہارے باپ دادوں کی طرف سے چلے آئے تھے ۔ سو فانی چیزوں ۔ یعنے سونے روپے کے سبب نہیں بلکہ مسیح کے بیش قیمت لہو کے سبب ہوئی ۔ جو بے داغ اور بےعیب برّہ کی مانند ہے ۔ جو دنیا کی پیدایش سے پیشتر مقرر ہوا تھا ۔ لیکن اِس آخری زمانے میں تمہارے لئے ظاہر ہوا ۔ جو اُس کے سبب خدا پر ایمان لائے ۔ جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا ۔ اور جلال بخشا ۔ تاکہ تمہارا ایمان اور امید خدا پر ہووے:- ۱ پطرس ۱-۱۸ سے ۲۱ تک ٭

ہندو اولوالعزمی

ترلام کا اخبار گیان پتر کا اپنے انگریزی کالم میں بحوالہ کرسچین پیٹریٹ لکھتا ہے ۔ کہ ہم کو کلکتہ کی ایک سوسائیٹی کے جو آریہ لٹریری سوسائیٹی کہلاتی ہے ۔ ایک عجیب کام کو اختیار کرنیکا حال ہوا ہے:- یہہ کام بائیبل کا بنگالی (بنگالی بمعنی) زبان میں بائیبل کا ترجمہ کرنا ہے:- سوسائیٹی مذکورہ کے ممبر کچھ عرصہ سے مختلف مذاہب کی کتابوں کا ترجمہ کر رہے ہیں اور اب وہ بائیبل کا ترجمہ کرنے پر متوجہ ہوئے ہیں:- اُنہوں نے اپنی اس تجویز کو کلکتہ کی مسیحی کمیونٹی کے اعزا کے روبرو پیش کیا ۔ اور اس امر کی درخواست کی کہ وہ ایک کمیٹی اُس ترجمہ کے جانچنے کے لئے مقرر کریں ۔ اور اگر کوئی بات اُس میں مسیحی تعلیم کے خلاف معلوم ہو یا جو مسیحی کمیونٹی کے نزدیک نامقبول ہو اُس کو تبلا دیں:- کلکتہ کی مسیحی کمیونٹی اُن کے اس کام میں مدد دینے کے لئے رضامند

مراسلات

فتویٰ براستدلال مسٹر اکبر مسیح صاحب و تعریف تثلیث مقدس

سوالات خاکسار مطبوعہ ۱۴ اگست ۱۸۹۴ء برائے قیام و ظاہر کردن عجز منکران مسئلہ کثرت فی الوحدت در ذات الوہیت بدلایل عقلی ہیں ۔ نہ نقلی ۔ جیسا کہ مضامین سوالات سے عیاں ہے اور کہ بندہ نے مسئلہ الوہیت مسیح پر کچھ بیان نہیں کیا ہے ٭ سرنامہ سوالات اولاً تو محکمہ اخبار میں ثبت کیا گیا ہے ۔ ثانیاً سرنامہ سے صرف خطاب مخاطب بگمان غالب مسٹر اکبر مسیح صاحب کی ذات سے مراد ہے ۔ یا جو مثل اُن کے ہوں ۔ سو لازم یہہ تھا ۔ کہ مسٹر موصوف مطالب سوالات و مرجع مطالب پر غور فرماتے و تقریر خارج سے باز رہتے ٭ اور جیسا میں نے دلایل عقلی سے استدلال کیا ہے اُسی طرح بدلایل معقول جواب تحریر فرماتے ۔ اور جب مسئلہ تثلیث فی التوحید یا الوہیت مسیح پر نقلاً کچھہ بیان کیا جاتا تو بیشک دلیل کلامی اخذ فرماتے ۔ مگر آپ تو قبل از مرگ واویلا مچانے لگے و سوالات کی تردید سے عاجز رہے ۔ لہذا بار سوالات بر مناکب مجیب بہر قایم رہا ٭

اور یہہ فرمانا جناب کا کہ "مسئلہ کثرت فی الوحدت کا ثبوت آپ کے ایمان کو تقویت نہیں دیتا ۔ کیونکہ آپ ثبوت وحدت فی التثلیث کے محتاج ہیں" راست نہیں ۔ غور فرمائیے ۔ کہ مسئلہ کثرت فی الوحدت و وحدت فی التثلیث و الوہیت مسیح میں اس انضباط سے کہ ایک کا ثبوت دوسرے کا رہبر ہے ۔ صرف مقدم و موخر کا فرق ہے ۔ لہذا اسی ترتیب سے میدان ثبوت میں قدم بقدم جنگ آزمائی کرنا بہت مناسب ہے نہ پہلے موخر کے ثبوت کو ترجیح دینا لازم ہے ٭ اگر بدیں ترتیب ثبوت میدان مخالفت سے مخالف کا قدم اُکھڑ گیا تو آیندہ فتحیابی کی اُمید ہے ۔ لہذا کیونکر کثرت فی الوحدت کا ثبوت خالی از تقویت ٹھہرا ؟

و آپکے کلمات سے "کہ کثرت فی الوحدت کا ثبوت آپکے ایمان کو تقویت نہیں دیتا" و اگر اقانیم الوہیت تین سے زیادہ ہوئے تو ۔ اور اگر تین سے کم ۔ تو بھی اقنوم واحد سے بلا کثرت بہتر ہے نیز "و اگر کوئی شخص جز ورت اقانیم کا قایل بھی ہو جائے" و اگر ہمکو تثلیث و تربیع کا قایل کرنا چاہتے ہیں تو کلام کی گواہی ہمکو سنا دیں" بصفائی عجز و ترجیح اقرار پایا جاتا ہے ۔ پھر آپ نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب کا کلام نقل فرمایا ہے "کہ کثرت فی الوحدت ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اُس کا سمجھنے والا نہ پیدا ہوا نہ ہوگا" جس سے آپ کا مطلب فہم بندہ کا قاصر ٹھہرانا مراد ہے ٭ یہہ بھی آپ کا خوب انصاف ہے جبکہ میں آزاد طبع لکھتا ہوں ۔ اور لکھا بھی ہے ۔ کہ کا ہیکو دوسرے کی سمجھہ میری آزادگی کو خلل کرے اقر ۱۰ باب ۲۹ آیت "نعوذ باللہ منہا" ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کلام سے نہ تو انکار مسئلہ کثرت فی الوحدت ۔ نہ اُس ادراک انسانی کا جس کی شمع روح القدس ہے کیا جس میدان میں بندہ نعرہ زن ہے ۔ دیکھو کلام اقر ۲ باب ۱۰ آیت پس یاد رکھئے جیسے آفتاب کو اُسی کے نور سے دیکھتے ہیں ۔ ایماندار بمدد روح القدس ذات الٰہی کا مشاہدہ کرتا ۔ و عرفان حاصل کرتا ہے ۔ ورنہ حق کا یہہ کلام ۔ کہ "مبارک وے جو کہ پاک دل ہیں کیونکہ وے خدا کو دیکھیں گے" کب لایق اعتبار ہوتا ٭ لہذا جب کسی نے اس مسئلہ کے درک سے انکار کیا ہے ۔ تو اُس سے محض انسانی سمجھہ مراد لی ہے ٭ مگر آپ تو صاف انکار کرتے ہیں ۔ کہ "ہم ماہیت الٰہی کا ادراک نہیں کر سکتے ۔ نہ ذات کا ۔ نہ صفات کا" پس حیف ہے ۔ کہ آپ عبث بخلاف دلیل تواتر تثلیث مقدس کا انکار فرماتے ہیں ۔ اور وحدت محض بلا اقانیم پر زور دیتے ۔ و قسم قسم سے آیات کی تاویل فرماتے ہیں ٭ پھر آپ نے فرمایا "آپ عالم وجود کونین سے کوئی ایک نظیر بھی ذات واحد میں اقانیم یا اشخاص ثلثہ کی پیش کریں" سو کیا بحث کو ترجیح رتمثیل نہیں ہے ؟ ٭

اور یہہ فرمودہ جناب "کہ خدا کے صفات کو آپ اقانیم کہتے ہیں" سچا ہے ۔ کیا اپنے سوالات میں نہیں لکھدیا ۔ کہ صفت و اقانیم میں بجز نسبت جز و کل کے فرق ہی کونسا باقی رہا جس سے ایسا یہہ ہے ۔ کہ ہر احد سے اقنوم مجمع جمیع صفات کمالات ہے ٭ شاید آپ اسکو نہیں سمجھے ۔ اور اس حوالہ کے تحریر کرتے وقت کہ "کس نے اُس کا مشیر ہو کر اُسے سکھلایا" شاید آپ کو یاد نہ تھا ۔ کہ یسعیاہ نبی کا اُس بیٹے کے نسبت یہہ کلام "عجیب ۔ مشیر ۔ خدائے قادر اب ابدیت سلامتی کا شاہزادہ ہے" و خدا کا کلام کہ "دیکھو آدم نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا" پیدایش ۳ باب ۲۲ آیت جسکو خدا نے اپنا بیٹا کہا ذکر یا ۱۳ باب کس پر ثبت ہو گا ؟ ناظرین کو غور کرنا چاہئے ۔ کہ اکبر مسیح صاحب کے حوالہ میں مشیر فرد سے مراد ہے ۔ جس کا انکار لابدی ہے و حوالجات ہر سہ خاکسار سے بالاشتراک مشیر سے مراد ہے ۔ جس کا اقرار لابدی ہے ۔ و بقاعدہ تفسیر ہر دو مشیر میں مخالفت لازم نہیں آتے ٭ و نیز آپ نے فرمایا ہے ۔ کہ "تشخص و تعینات و اقانیم" واضح تعریف کے محتاج ہیں ۔ "اگر چاہو تو اقانیم و وحدت و تثلیث و تشخص و تعین کی تعریف ہمکو سناؤ ۔ لہذا اب غور سے سنئے ٭

تعریف تشخص ۔ ۔ ۔ ۔ تشخص کے معنے تعین پانے یا معین ہونیکے ہیں ۔ جس سے مراد ذات حسی یا عقلی کی شناخت ہیئت مجموعی امتیاز بہ تخصیص اسم و خاصہ صوری یا معنوی او صاف غیر مشترکہ ہے ٭

تعریف واحد ۔ ۔ ۔ ۔ واحد ایسی ذات معین پر دلالت کرتا ہے ۔ کہ جس میں کثرت فی الوحدت سے انکار لازم نہیں آتا ۔ و چونکہ واحد سے احد مشترع ہے ۔ لہذا احد ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے ۔ کہ اُس سے امکان کثرت فی الوحدت اُٹھ جاتا ہے ٭

تعریف توحید فی التثلیث ۔ ۔ ۔ توحید فی التثلیث مسیحیہ سے ایسی ذات واحد مراد ہے ۔ جو واجب الوجود بالاشتراک ہر سہ اقانیم یا تعینات ہم ماہیت باپ بیٹا روح القدس کے مجمع جمیع صفات کمالات ہے ۔ و تمام مخلوق سے برتر و کامل ہے ۔ ناقص نہیں و کوئی شے اُس کے برابر نہیں ۔ و بجز اُسکی ذات کے کسی میں اُس کی آمیزش نہیں ۔ و نورانی ہے کثیف نہیں ۔ و روحانی ہے جسمانی نہیں

وا پنی قدرت کاملہ سے بغیر آمیزش و اختلاط و ترکیب کے ہر شے کا خالق ہے۔ و آلائش تجزّی سے منزّا و مبرّا ہے۔

تعریف اقنوم یا تعین۔۔۔ اقنوم و تعین کے معنے ماہیت ہیں جو مستعمل ہیں۔ بمقابلہ لفظ یونانی ہُو پوستا سی اس د ہو پسیہ کے جس کے معنے بھی ماہیت کے ہیں۔ جس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ دیکھو عقاید نامہ جلسہ نیس ۳۲۵ء و جلسہ سار دیہ الکامات محاربہ ۳۴۷ء مشہور الیریا۔

باصطلاح علم الٰہیات مسیحیہ اقنوم یا تعین سے مراد وحدانیت الٰہی میں ایک ایسے وجود تشخصی سے ہے۔ جو صفت خود آگاہی سے متصف ہے۔ و باعتبار اوصاف مشترکہ دیگر اقانیم سے متناسب ہے۔ و باوصاف غیر مشترکہ دیگر اقانیم سے ممتاز ہے۔

تعریف مناسبت اقانیم یعنے تثلیث فی التوحید۔۔۔ ہر سہ اقانیم یا تعینات باعتبار اوصاف مشترکہ عامہ قدرت و علم و ارادہ بلا اشتراک ایسے متحد و متناسب ہیں کہ ازازل تا ابد غیر مقسوم ذات واحد ہے۔ و باعتبار لزوم بمثل ماہیت و نفس ماہیت و روح یگانگت ہر دو کے عین و زمان و مکان واحد ہے۔ اور ذہناً و خارجاً و تعلقاً و مولوداً و مصدراً نہ انفکاک و مباینت و بعد ہے۔ نہ ممانعت ہے۔ و بصورت وحدانیت بلالحاظ تشخص اقانیم وحدت در کثرت ہے۔ و بصورت امتیاز تشخص تعینات باوصاف غیر مشترکہ تولدیت و مصدوریت و غیر تولدیت و مصدوریت۔ بموجب اس قاعدہ کے۔ کہ جو قدیم سے صادر ہوتا ہے۔ قدیم ہوتا ہے۔ کثرت در ذات وحدت ہے۔ جیسے اُس ذات بیمثال کی سمجھ کے لئے یہ مثال ادنیٰ کارآمد ہے۔ مثلاً:۔

بیجد ہی سے بے نظیری نکلتی ہے۔ کیونکہ بے نظیر مطلق وہی ہے جو امکان نظیر کا مٹا سکے۔ و امکان و مکان نظیر کو وہی مٹا سکتا ہے۔ جو بیحد ہو۔ اسی طرح اقنوم ثانی اقنوم اوّل سے نکلا۔ و جس طرح علم و قدرت بیحد سے قدوسی نکلتی ہے اسواسطے کہ جہاں علم و قدرت بیحد ہوں۔ عیب کا رہنا محال ہے۔ و اسی بے عیبی کو تقدس کہتے ہیں۔ اسی طرح اقنوم ثالث ہر دو اقانیم اوّل و ثانی سے صادر ہوتا ہے۔ و نیز اگر قلب مصفی ہے۔ تو اس امر پر غور کرلو۔ کہ خیال واحد بہر سہ تشخص ناظر و نظر و منظور مفہوم ذہنی کے باآن واحد ایک ہے۔ و تین بھی ہیں۔ اسی نوع سے ذات الوہیت باآن واحد ایک اعتبار سے تثلیث فی التوحید۔ و دوسری اعتبار سے توحید فی التثلیث ہے۔ نہ ایکہی اعتبار سے توحید و تثلیث دونوں ہے۔ جو امر محال ہے۔ و نیز ہر احد سے اقنوم باعتبار لازم و ملزوم ذات واحد مستجمع جمیع صفات و کمالات ہے۔ و تولد و صدور سے یا اظہار علاقہ غیر سے اقانیم یا تعینات میں مباینت و بعد یا مخالفت لازم نہیں آتی۔ و نہ باعتبار تخصیص اوتار یعنے علاقہ غیر اقنوم واحد کو دیگر اقانیم سے کچھہ واسطہ رہتا ہے مثلاً

اسم صفاتی کریم و رحیم وغیرہ سے باعتبار لزوم دیگر صفات ضمناً مراد مستجمع جمیع صفات کمالات ذات باری تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ یا ہنگام ظہور صفت واحدہ دیگر صفات بحیثیت موصوف نہیں رہتی ہیں۔ و در صورت تعلق ظہور ایک صفت کو دوسری صفات سے کچھہ کام نہیں رہتا۔ و بہر صورت صفت و موصوف میں انفکاک لازم نہیں آتا۔ کیونکہ بغیر صفت وجود موصوف۔ و بغیر موصوف صفت کا قیام محال ہے۔ اگر معترض کہے۔ کہ ہنگام ظہور صفت موصوف سے مباینت ہوتی ہے۔ تو مخالف دلیل یا نظیر پیش کرے۔ مگر ہاں جیسے اثر ظہور صفت میں مباینت ہوتی ہے کیونکہ شے موثر و موثر میں انفکاک لازمی ہے۔ بجنسہ اثر اقانیم کا حال ہے۔ و قواعد ذیل کو شامل تعریفات سمجھنا چاہیے۔

قاعدہ۔۔ جب کسی صفت کی نسبت کوئی حکم ثابت ہو۔ تو وہی حکم اُس موصوف کی نسبت جو مساوی اُس صفت کے ہو۔ یا مان لیا جائے۔ صادر ہوتا ہے۔ لہذا وصف لزوم میں صفت و اقانیم برابر ہیں۔

قاعدہ۔۔۔۔ وجود ملزوم موجب وجود لازم ہوتا ہے۔ و نفی لازم موجب نفی ملزوم ہوتی ہے۔ و نفی ملزوم و وجود لازم سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ لہذا اقانیم کو ذات وحدت الوہیت سے ازازل تا ابد منفک سمجھنا حسب فرمودہ جناب اوہام باطلہ و خیالات سوفسطائی ہے۔

اب ناظرین زندہ دل بنظر انصاف فیصلہ کرسکتے ہیں۔ کہ جملہ آیات و کلمات توحید ذات باری مندرجہ نورافشاں و رسالہ تنقیح و تائید تنقیح پیش کردہ اکبر مسیح صاحب باجملہ آیات توحید کلام ربانی میں اجمالاً بالاشتراک اقانیم وحدانیت باری تعالیٰ کی تعلیم ہے۔ و مفصلاً ہرگز ثابت نہیں۔ کہ ایسی ذات توحید فی التثلیث جس کا اقرار مسیحی کرتے ہیں۔ مراد نہیں۔ بلکہ اقنوم واحد مراد ہے۔ جو عقلاً محال ہے۔ جبکہ ازازل تا ابد باعتبار قواعد و تعریف مذکورہ اقانیم یا تعینات میں ذہناً نہ خارجاً مباینت یا مخالفت ہے۔ و ہر سہ اقنوم باعتبار لزوم یک تن و من ہیں۔ و نیز دیکھو کلام یوحنا $\frac{۳}{۱۳}$ و $\frac{۱}{۱۸}$ و $\frac{۱۴}{۱۱}$ اقرنتھی $\frac{۳}{۱۹}$ اعمال $\frac{۵}{۳و۴}$ سے بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اس اقرار سے "کہ ذات واحد بآن واحد شخص واحد سے انتقام جوئی و صلح جوئی روز کرتی ہے" معلوم ہوتا ہے کہ آپ تثلیث فی التوحید مسئلہ مسیحیہ سے محض ناواقف ہیں۔ پس بالبداہت تعریف مسئلہ تثلیث فی التوحید سے ہمیشہ کے لئے آپ کو و آپ کے استدلال کلامی کو و نیز جو مثل آپکی ہوں کچھہ تنازعہ نہ مخالفت اُن سے جو کثرت فی الوحدت اقانیم کے ساتھہ وحدانیت ذات الوہیت کی تعلیم و تلقین کرتے ہیں باقی رہی۔ و نیز آیندہ آیات توحید سے آپکو استدلال کرنا لازم نہیں۔ جب تک امور ذیل کا ثبوت ادا نکرلیں۔

(۱) نص کلام ربانی کا پیش کرنا۔ جس میں مفصلاً بیان ہو۔ کہ وحدانیت الٰہی بلا کثرت قایم ہے۔ یا محض اقنوم واحد ہے۔

(۲) دلیل معقول سے ثبوت دینا۔ کہ وحدانیت تعالیٰ کو کثرت اقانیم لازم نہیں۔ بلکہ مظہر واحد ہے جس سے کثرت ظہور ممکن ہے۔

(۳) جس وحدانیت تعالیٰ کا ذکر آیات کلام میں پایا جاتا ہے۔ تعریف مسئلہ تثلیث مقدس کے کسی پہلو سے مخالف ہے۔ اب تو امید قوی ہے کہ آپ بھی خوب ہر وحدت فی التثلیث کی تعلیم کو سمجھہ گئے ہوں گے۔ اگر کچھہ باقی ہے تو لو ایک دلیل نقلی بھی سن لو۔ چونکہ آپکا مسلمہ ہے۔ کہ "مسیح خدا کا ظہور ہے" رسالہ تنقیح صفحہ ۱۳۵

ہو رسالہ تائید تنقیح صفحہ ۱۵ لہذا مظہر و ظہور میں جو نمبرا موصوف وصفت کے ہو آن واحد مباینت لازم نہیں۔ بجز تشخص کے کیونکہ تسلیم مباینت مظہر و ظہور عدم حکم ہو۔ پس باعتبار لطافت ضدی ذات الٰہی و لزوم مظہر و ظہور المسیح عین ذات الٰہی ٹھہرا و نیز دیکھو متی ۲۸/۱۹ اور روح القدس کو باعتبار مترادف اپنے ذات الٰہی شمار کر رکھا ہے۔ تنقیح صفحہ ۱۳۰۔ و نیز دیکھو متی ۲۲/۱۰ کہ مسیح خدا ہے لہذا ہم کو برائے استدلال و اثبات تثلیث فی التوحید ایک ہی آیت کلام جس کا حوالہ صرف ہم لکھدیتے ہیں یعنے متی ۲۸/۱۹ برائے اظہار تشخص تعینات باقانیم و مرتبہ مساوی و علاقہ ہم ماہیت یکدیگر باعتبار مولود و صدور بہ تخصیص خاصہ واسم باپ۔ و بیٹا و روح القدس کافی ہے۔ و نیز دیکھو قرنتیوں ۲/۱۳ جب تک مسٹر کریسچ صاحب برائے اظہار تربیع و تخمیس ایسی ہی حجت کے ساتھ شہادت کلامی پیش نکریں کلام ہو۔ اقانیم کے شمار کو تین پر تمام حرف تین ہی پر محدود بتلاتا ہے علاوہ ازاں اقنوم ثانی کے لئے دیکھو صرف ایک آیت یوحنا ۱/۱ پر غور زیادہ کرو اب ہم نے باعتبار دلایل عقلی امکان و حجت نقلی سے واقعی ہونا تثلیث فی التوحید کا و الوہیت مسیح کا ثابت کردیا۔ قاعدہ یہہ ہے۔ کہ اگر کوئی امر عقلاً ممکن۔ و نقلاً واقعی ثابت ہو تو ہر دو ملکر اثبات قطعی ہوتا ہے۔

جوالا سنگھ از بتیا۔

چند ریمارکس

مسیحی شہادتوں کے مشاہدات پر

ناظرین نورافشاں اس رسالہ کے نام سے بخوبی واقف ہونگے۔ کیونکہ وہ نمبروار قریب سال بھر تک نورافشاں کے ساتھ رسالہ کی صورت میں شایع ہوتا رہا ہے۔ جن صاحبان ہمت نے اِن اوراق کو باترتیب جمع کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ اُن کے لئے اِس نادر سلسلۂ مضامین کی وقعت اودیلنہ کی میونسپل کمیٹی کی روئیداد سے بڑھکر نہوگی۔ اور خصوصاً ایسوں ہی کی توجہہ مبذول کرانے کی خاطر ہم کو یہہ چند سطور لکھنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ یہاں اِس امر کا اظہار بھی ضرور ہے۔ کہ اس طور پر ہفتہ وار دو چار صفحے چھاپنے سے کسی دقیق یا مدلل کتاب کی بے قدری کرنا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ دلیل کا سلسلہ دل میں قایم ہونا دشوار ہوجاتا ہے۔ لیکن اس غلطی کو ہم کس کی عدم توجہی کا نتیجہ کہیں؟*

ہندوستان میں مغربی علوم بڑے زور سے ترقی کررہے ہیں۔ اور اِس ترقی کے ساتھ ساتھ مذہبی خیالات میں بڑا بھاری انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ سائنس کے رواج سے اگر کوئی فائدہ مقصود نہو۔ تو بھی مشاہدہ اور تجربہ جو علمی ترقی کے زینہ کا اول درجہ ہے کسی کے ذہن نشین کردینا ایک بہت بڑی اہم منزل کو طے کرنا ہے۔ اس ترازو میں بہت ہی پرانی تعلیمات جو مذہبی الفاظ میں پیش کی جاتی تھیں تولی۔ جاکر ہلکی پائی گئیں۔ اور بالآخر متروک ہونے لگیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس علم طبیعات اور جغرافیہ اور تواریخ نے مذہبی تحقیقات کے رُخ پر نئی روشنی ڈالی ہے۔ ایک نتیجہ اس کا یہہ ہوا۔ کہ تعلیم یافتہ جوانوں کے گروہ نے اپنے قدیم اعتقادوں اور رسوم پر کچھہ کچھہ مغربی علوم کی آب چڑھا کر اپنے آبائی مذاہب کی ایک نئی صورت پیدا کرلی۔ مسیحی مذہب کے حق میں اس کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ نئی روشنی والوں نے گئے گذرے پنڈتوں اور مُلاّؤں کے خام اعتراضوں کی بجائے ہیوم اور ہکسلی۔ اور مِل اور ٹِنڈل اور ہربرٹ سپنسر وغیرہم مغربی علماء کے خیالات کی طرز اختیار کی۔ اور مسیحی مذہب کے اصولوں اور واقعات پر اپنی دانست میں ایک نئی جانب سے یورش شروع کی۔ لیکن یہاں کونسا پہلو ہے جس پر اُنیس سو سال سے وار نہیں کئے گئے؟ ابتدائی پتھر کے ہتھیار اِس قلعہ کی دیوار پر چکنا چور ہوئے۔ اور اب سکّہ کی گولیاں باوجود اپنی پرلے درجہ کی تیزی اور شوخی کے اِس کا کچھہ نہیں بگاڑ سکتیں۔

جیسا ہر ایک مسیحی کا فرض ہے کہ اپنے ایمان کا اظہار نہایت حلیمی سے مخالفوں کے سامنے کرے۔ ویسا ہی اُس کو ضرور ہے۔ کہ اُن سب ہتھیاروں سے مسلح رہے جن سے غیر قوموں کے حملوں کو روک رکھے۔ خصوصاً اگر کوئی مسیحی واعظ اپنے گرد و نواح کے حالات اور علمی ترقی سے بے خبر رہے۔ تو ایسا بھدّی شخص زمانہ سے پیچھے رہ جائیگا۔ اور موقعہ پر لاجواب ہو کر خود اپنی تحقیر کا باعث ہوگا۔ اب سوال یہہ ہے کہ کونسے ہتھیار کارآمد ثابت ہوں گے؟ جواب۔ مغربی۔ کیونکہ اگر مارٹینی رائفل کے موجد مغربی لوگ ہیں۔ تو اُس لباس کے موجد بھی وہی ہیں جس میں تیز گولی بھی سرایت نہیں کرتی۔ اِسلیئے اگر یوروپ والے اعتراضوں کے جوابات یوروپ ہی سے لئے جائیں۔ تو کامیابی کی زیادہ اُمید ہوسکتی ہے۔ سچ ہے "لوہا لوہے کو کاٹتا ہے"۔ اس خیال سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ فی زمانہ اِس قسم کے رسالوں کی ضرورت ہے۔ جن میں مغربی عالموں کے جوابات نہایت صفائی سے مندرج ہوئے۔ ہندو اور محمدی مباحثہ کے قریب قریب سب پہلو مسیحی عالموں نے ننگے کرکے دکھادئے ہیں۔ اور اب وہ وقت آگیا ہے۔ جب ہماری ہندوستانی مسیحی لٹریچر کا مرجع مسیحی صداقتوں کے اظہار۔ اور معترضین کو معقول جوابات کی طرف ہو۔ بدیں لحاظ رسالۂ مندرجہ عنوان ایک نہایت باموقعہ اور ضروری ایزاد ہمارے ملک کے مسیحی لٹریچر میں ہے۔ اس کو پادری الگزینڈر میر صاحب ڈی ڈی مقیم ایڈنبرا نے انگریزی میں تصنیف کیا۔ اور پادری حسن علی صاحب سفیر نے اُردو میں ترجمہ کیا۔ اس کار خیر کے لئے ہر دو صاحبان شکریہ کے مستحق ہیں۔

---

* یہہ گردہ خواں مسیحیوں کی قدر دانی و عدم توجہی کے باعث کیا گیا۔ اگر علیحدہ رسالہ چھپوایا جاتا تو کوئی اُس کے ایک کوڑی بھی خرچ نہ کرتا۔ صرف بچارہ زاید کاپیاں ہر ایک باب کی ہم نے بصورت رسالجات چھپوائی تھیں جو سب کی سب یوں ہی رکھی ہیں۔ (اڈیٹر)

فاضل مصنف نے اس رسالہ کو پانچ ابواب میں ختم کیا ہے۔ جو بڑے بڑے علما نے ضخیم کتابوں میں تحریر کیا ہے۔ وہی مختصر طور پر ان چند صفحوں میں ادا کیا گیا ہے: اس رسالہ کو شروع کر کے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اور ختم ہونے پر دل کا افسوس دل ہی میں رہ جاتا ہے۔ کہ دو چار باب اور کیوں نہ بڑھا دئے گئے ::

خیر اس مختصر ضخامت کو بھی ہم اس ملک کے لئے نہایت کارآمد سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ خال خال ملیں گے۔ جو کسی بھاری بھی تصنیف کو شروع سے آخر تک صبر کے ساتھ مطالعہ کریں۔ "ہر چہ گیرد مختصر گیرد" یہ مولے رسالے زیادہ مرغوب طبایع ہیں: باب اول میں بعنوان "مسیحیت اور علم طبعی" بڑی صفائی کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ کہ مسیحیت کا احاطہ روحانی عالم ہے۔ اور علم طبعی کا حلقہ مادی اشیا سے محدود ہے۔ اس لئے "صحیح علم طبعی بالامکان عیسائی اعتقاد کی کسی بڑی صداقت یا تعلیم کو نہ تو ثابت ہی کر سکتا۔ اور نہ رد کر سکتا ہے"

بہت سے کمزور ایمان والے مسیحی یہہ سنکر گھبرا جاتے ہیں کہ سائنس کتاب مقدس کے مخالف ہے۔ اُن کے ایمان کو خصوصاً اس باب کے پڑھنے سے تقویت حاصل ہوگی: دوسرے باب میں "عہد جدید کی صحت کی قدیم تواریخی گواہی" کا بیان ہے: اس کی ضرورت عام طور پر وہی سمجھ سکتا ہے۔ جس کو محمدی صاحبان۔ اور نئی روشنی کے نکتہ چینیوں کے ساتھ گفتگو کا سابقہ پڑا ہے: جس وقت تمام بحث کا دارومدار انجیل کی اصلیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اُس وقت ایسے مضبوط ہتھیار کی ضرورت کی نسبت جو کچھ کہیں تھوڑا ہے: خاص طور پر اس باب کی ضرورت بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ آیندہ تین ابواب کی بنیاد اسی باب پر قایم ہے: باب سوم میں "مسیح کی عدیم النظیر شخصیت" پر بحث کی گئی ہے: جو شخص بے تعصب ہو کر مصنف کے ساتھ مسیح کی زندگی کے حالات پر نظر دوڑائے گا۔ اُس کو بے اختیار اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ مسیح نہ فقط ایک حقیقت۔ بلکہ فوق الخلقت۔ ہاں ایک الٰہی شخص ہے"*

* اسی مضمون کا ایک نادر رسالہ مسمّیٰ "عیسیٰ کی سیرت" مترجمہ ہرکنس صاحب قابل دید ہے:

اس زرین سلسلہ کی چوتھی کڑی "مسیحی معجزات" ہے: اس میں خصوصاً ہیوم کی "تجربہ" والی دلیل کو خوب کاٹا ہے۔ اور معجزات کی ضرورت اور پاکیزگی مسیحی مذہب میں دکھایا گیا ہے۔ اور آخری باب میں "مسیح کی جی اٹھنے کی تواریخی شہادت" پیش کی ہے: رومی پہرہ والوں کی گواہی سے شروع کر کے درجہ بدرجہ اس قدر گواہ پیش کئے گئے ہیں۔ کہ کسی مخالف کو بھی اس قدر صاف شہادت کو نگل جا کر ہضم کرنا دشوار ہے: غرض لایق مصنف نے جس امر پر بحث شروع کی ہے اس کو نہایت عمدگی کے ساتھ ادا کیا ہے۔ اور مترجم کی قابلیت بھی قابل صاد ہے: اس قسم کے اعلیٰ مضامین کو غیر زبان سے ترجمہ کرنے میں جو وقت اور دماغی محنت خرچ ہوتی ہے۔ اُس کا قیاس وہی کر سکتا ہے۔ جس کو خود اس قسم کی مشکل کا سامنا ہوا ہو: جو لفظی سقم اس رسالہ میں معلوم ہوتے ہیں۔ یا جہاں لفظی ترجمہ پر زور دیا گیا ہے اُن کی صحت طبع ثانی میں ہو سکتی ہے:

اسی قسم کا ایک مضمون "بیبل پڑھنا کیوں ضرور ہے" جس کو ہمارے مسیح الطبع نوجوان مسٹر موہن لعل صاحب امرتسری نے کمال عرقریزی سے مدراس کالج میگزین میں سے ترجمہ کر کے نورافشاں کے کالموں میں نمبروار چھپوایا تھا۔ ان دنوں پنجاب ریلجس بک سوسایٹی کی طرف سے ایک چھوٹے رسالہ کی صورت میں شایع کیا گیا ہے: ترجمہ کی خوبی اور مضمون کی عمدگی کے لحاظ سے یہہ رسالہ بھی قابل تعریف ہے: کیا سوسایٹی مذکور مسیحی شہادتوں کے مشاہدات کو بھی اسی طرز پر طبع کرا کے دیسی مسیحی کلیسیا کو خصوصاً اپنا ممنون احسان نہ ٹھہرائیگی؟ ہماری رائے میں تو اس قسم کے مترجمہ یا مصنفہ رسالوں کو پریزنٹ ڈے ٹریکٹس کے نمونہ پر سلسلہ کی صورت میں شایع کروانا چاہئے۔ یقین ہے کہ جس طرح مدراس کی کرسچن لٹریچر سوسایٹی کو مسیحی مطبوعات کے پھیلانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس قسم کے رسالوں سے اس کی کچھ کم قدر نہ کی جائیگی اور اگر بذریعہ مشنری صاحبان اور واعظان انجیل ایسے چھوٹے چھوٹے رسالے تقسیم کئے جائیں تو ہمارے ملک کے مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کے درمیان انجیل کی ترقی کیلئے نہایت مفید ثابت ہونگے: راقم عنایت اللہ نصر

جناب ایڈیٹر صاحب

اکثر دیکھا گیا ہے کہ۔ بعض اخبارات جب مذہب مسیحی پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ تو یہہ بات لکھا کرتے ہیں کہ مسیحی مذہب کو ایسے لوگ قبول کرتے ہیں جو قحط زدہ اور روٹی کے محتاج۔ اور بے علم و جاہل ہیں۔ اور ادنیٰ قوم کے لوگوں میں سے ہوتے ہیں۔ لیکن معلوم نہیں کہ وہ ایسے اشخاص کو جیسے کہ پروفیسر ولنیگر ام۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ہیں۔ مسیحیت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر کیا خیال کرتے ہوں گے۔ جنہوں نے ۲۳ ماہ ستمبر بروز اتوار ولسن کالج بمبئی امبرولی فری چرچ میں اصطباغ حاصل کیا: ایک بڑی جماعت عیسائیوں اور ہندوؤں کی اس دلچسپ موقع پر برلے مشاہدہ موجود تھی: اخبار دیا نودیا اُس کی بابت یوں بیان کرتا ہے:-

پادری پدمن جی کی سرمن کے بعد بپتسما کی رسم ڈاکٹر میکیچن صاحب نے ادا کی۔ بعد دعا کے ڈاکٹر میکیچن صاحب نے کچھ سرگرم و سنجیدہ کلمات پروفیسر ولنیگر اور جماعت مسیحیان و ہندوؤں کے روبرو بیان کئے۔ اُن کے یہہ کلمات ہندو دلوں کے لئے خصوصاً مؤثر تھے جن سے بہتوں کے دلوں پر اثر ہوا ہوگا انہوں نے وہ منظر دیکھا۔ جو ہندوستان کو شاذ ہی دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ کہ ایک اعلیٰ درجہ کا آدمی لوگوں کے درمیان میں سے اپنے قایل شدہ دل کی پیروی کرتا ہے:

اس نظارہ نے جوانان حاضرین کے دل میں بہت ہی اثر پیدا کیا ہوگا: کلمات برکت کے بعد بہتوں نے پروفیسر ولنیگر سے ہاتھ ملا کر اُن کے تبدیل مذہب پر اپنی خوشنودی ظاہر کی۔ اور مسیح میں اُن کو ایک برادر کی مانند بدل خوش آمدید کہا۔ زمانہ صریحاً تبدیل ہو گیا ہے۔ اگر یہہ اصطباغ اُس زمانہ میں واقع ہوتا جبکہ پادری بابا پدمن جی اور پادری دھجن بھائی کا اصطباغ ہوا تھا۔ تو ضرور بلوہ ہوتا۔ لیکن اب ایسے امورات

کو خاموشی سے یا طفلانہ طبیعت سے ملاحظہ کیا جاتا ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ بعضے اشخاص اِس سے ناراض ہوئے ہیں لیکن یہہ بات بھی درست ہے۔ کہ جب پروفیسر ولیکر بپتسما لینے کے لئے کھڑے ہوئے بہت سے ہندو اُن سے ہمدرد معلوم ہوتے تھے۔ اور بہتوں کی یہہ آرزو ہوگی کہ وہ اپنے یقین دلی کی بابت اُسی جگہہ میں کھڑے ہوکر حقیقی نجات دہندہ کا اقبال کرینگے۔ جس پردہ پوشیدہ ایمان رکھتے ہیں کافی جرات حاصل کریں۔ یہہ زمانے بدل گئے ہیں۔ اور خدا کی برکت سے ہم اِن سے زیادہ موقعوں کی اُمید کر سکتے ہیں۔ خدا اپنے اس خادم کو اپنے بہت سے ہموطنوں کو نجات دہندہ کی طرف لانیکا ذریعہ بناوے:

راقم

مسیح الدولہ ٹیچر مشن ہائی سکول

لودھیانہ

درگا پوجا

ڈیر مسٹر ایڈیٹر۔ بندہ کو نہ تو مذہب ہنود سے بہت کچھ واقفیت ہے۔ اور نہ جیسا چاہئے اہل ہنود سے ہمدردی ہے لیکن تاہم مندرجہ بالا مضمون جو کچھ کہ کتابوں یا شخصی مشاہدے اور تفتیش سے معلوم ہوا ناظرین نور افشاں کے پیش کرتا ہوں۔

واضح ہو۔ کہ یہہ پوجا بنگال اور خصوصاً کلکتہ ہی سے خصوصیت رکھتی ہے۔ میرے خیال میں ہند کے اور حصوں میں اِس دہوم دہام اور کروفر کا ایک شمہ بھی نہیں ہوتا۔ جو آج کل کلکتہ میں ہو رہا ہے: خاص و عام۔ غریب اور امیر۔ بچے اور بوڑھے۔ برہمن سے لیکر شودر تک اِس دیبی کو پوجتے ہیں۔ اور بڑی خوشی اور اشتیاق ظاہر کرتے ہیں: اِن دنوں دیوی کی ..... ۲۰ ہزار مورتوں سے زیادہ کلکتہ اور اُس کے قرب و جوار میں فروخت ہو جاتی ہیں۔ اور وہ روپیہ جو اُن کی آراستگی و پیراستگی پر خرچ ہوتا ہے دس لاکھ سے زیادہ ہوگا۔ غریب سے غریب آدمی بھی اپنی آمدنی کا کچھہ حصہ اِس پوجا میں صرف کرتے ہیں۔ اور امیروں کا تو کیا ذکر: جورا سانکے ایک دولتمند بابو نے ایکدفعہ ۱۰ لاکھ روپیہ اِس پوجا میں صرف کیا:

یہہ دیبی ہندوؤں کے تمام دیوتوں اور دیبیوں کی بڑی بڑی صفتوں سے موصوف ہے۔ اور ساری خلقت کی ماں اور ساری عقل اور محبت اور طاقت کی دیبی سمجھی جاتی ہے: اُس کی تین آنکھیں ہیں۔ جو زمانہ گذشتہ حال۔ اور مستقبل کے احوال کو جانتے ہیں اس کے دس ہاتھ ہیں جس سے یہہ مطلب ہے۔ کہ وہ تمام دنیا پر حکومت رکھتی ہے: وہ شیر پر سواری کرتی ہے جو درندوں کا سردار گنا جاتا ہے: اس کے پنجے مڑے ہوئے۔ ماتھا لوہے کا اور دانت آرے کی مانند ہیں: اہل ہنود کا یہہ اعتقاد ہے۔ کہ بجلی اُس کی آنکھوں کی چمک ہے۔ اور بادل کی گرج اس کی آواز ہے۔ وہ شیر اکیسو ساٹھہ میل فی دن سفر کرتا ہے۔ اس کی ۵۰۰ سے تشبیہ دی جاتی ہے:

اول ہی اول جس شخص نے درگا کی پوجا کی۔ وہ اجدہیا کے سورج بنسی خاندان کا مہاراجہ سروشا تھا۔ جو ست یوگ کے زمانہ میں حکمران تھا۔ اس نے اس کا نام بسنت پوجا رکھا جو آجتک اہل ہنود میں جاری ہے: پھر اِسی پوجا کا نام موسم خزاں میں سرود ھیا پوجا رکھا گیا۔ جب اس خاندان کے راجہ دہشرتھ کے بیٹے رام چندر نے تریت یوگ میں درگا کی پرستش کی تا کہ وہ اُس کو راون کے مقابلہ میں مدد بخشے:

مجھکو یہہ دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ کہ پوجا تو درگا کی ہے لیکن کالی کی کیوں آج کل اُنہی دنوں زور شور اور جوش و خروش سے پرستش کی جاتی ہے؟ خوبصورت۔ محبتی۔ دانا۔ درگا کی بھیانک خونخوار۔ کالی سے کیا نسبت اور کیا علاقہ؟ دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ یہہ دونوں ایک ہی عورت اوما کے مختلف نام ہیں۔ جو ہمالہ کی بیٹی تھی۔ اور جس کو شیو نے اُس کی زہد اور پارسائی دیکھ کر (کیونکہ وہ ایک پتے پر گذارا کیا کرتی تھی) شادی کر لی اور مختلف نام دئے جن میں سے یہہ دو مشہور ہیں۔ اور ان مختلف ناموں کو مختلف اوصاف ادرگا بھی منسوب کئے گئے ہیں درگا اور کالی ایک ہی دیبی کے مختلف شکلیں ہیں:

میں معہ اپنے دو رفیق طالب علموں کے پچھلے جمعہ چھڑے بجے کی خاطر سیاہ بے اگین پہلے کالی کے مندر کو دیکھنے گیا یہہ ایک نہایت ہی تنگ احاطہ میں واقع ہے۔ اور اتنی ذرا سی جگہہ میں ایک ہجوم کثیر کے جمع ہونے سے۔ میلی۔ سڑی ہوئی دہوتیوں اور ساڑھیوں کی بدبو سے اور ہزاروں بکروں کے خون بہنے سے ہوا ایسی کثیف ہو جاتی ہے۔ کہ تین چار منٹ میں دل متلانے لگتا ہے۔ اور جی گھٹنا شروع ہوتا ہے: جونہی ہم مندر میں داخل ہوئے تو چونکہ انگریزی لباس پہنا ہوا تھا ایک قسم کی ہل چل مچ گئی اور اگرچہ میلا شروع بھی نہ ہوا تھا۔ تاہم لوگوں کی ایسی کاگاروں اور گھنٹیوں کا ایسا شور تھا کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی تھی: کالی کے اردگرد ایک ہجوم جمع تھا۔ جو ہمارے آنے پر ایک طرف ہو گیا۔ اور ہم نے کوئی ۲۰ فٹ کے فاصلہ پر سے کالی کو دیکھا: اُس کی ایسی بھیانک شکل تھی۔ جس کا میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور اِس مٹی کے بدصورت بت کے آگے اِن لوگوں کو زانو پر سرنگوں پرستش کرتے دیکھا جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی شکل پر پیدا کیا۔ اور جن کو جاندار اور بیجان چیزوں کا مالک اور سردار مقرر کیا۔ اور جن کے دلوں میں پرستش کرنیکی اعلیٰ صفت اس واسطے ڈالی کہ اس سے سچے خدا کو ڈھونڈیں اور پائیں۔ کیونکہ وہی اکیلا پرستش اور پوجا کے لائق ہے: ایسے نظارہ کو دیکھ کر کس سچے شخص کا دل نہیں دکھتا۔ خواہ وہ مسیحی ہو یا نہو: اس وقت ہمارے خداوند یسوع مسیح کی وہ دعا جو اُس نے صلیب پر مانگی تھی یاد آئی۔ کہ اے خدا انہیں معاف کر۔ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں: مندر کے ایک پہلو میں بیچ فرش پر بکروں وغیرہ کے ذبح کرنے کی جگہہ ہے: ذبح کرنے کا نہایت آسان اور سیدھا طریقہ دیکھا۔ فرش میں ایک دوشاخہ لکڑی گڑی ہوئی ہے۔ ان دوشاخوں میں سوراخ ہیں اور ان سوراخوں میں جانور کے سر کے مطابق ایک ایک لکڑی پہنائی جاتی ہے۔ اور اس طرح جانور کا سر خوب جکڑا جاتا ہے۔ اور

بڑے پجاری سے اشارہ پاتے ہی ایک شخص ایک بڑے چھرے سے ایک وار میں اسکا کام تمام کردیتا ہے۔ اور جانور کے مالک اُس کا خون لینے کے لئے دوڑتے ہیں۔ ہزاروں جانوروں کا خون ایک دن میں کیا جاتا ہے۔ اور پچھلے بڑے پجاری نے ۲۰ ہزار روپیوں سے زیادہ ایکدن میں کمائے۔

یہہ پوجا نئے چاند کے ساتویں دن اکتوبر کے مہینہ میں شروع ہوتی ہے۔ اور چار دن تک رہتی ہے۔ خاص بد یا نیک شگون نکالے جاتے ہیں اگر وہ بد یا نیک دن سے شروع ہو اور ختم ہو۔ اس دفعہ وہ سنیچر کو شروع ہوئی ہے۔ اور منگل کو ختم ہوگی۔ یہہ دو دن اہل ہنود کے لئے بدشگون بتلاتے ہیں۔ اس لئے اس سال پوجا میں عوام کے دل بہت خوش نہیں۔ اور یہہ کہا جاتا ہے۔ کہ ملک میں بڑا ماتم ہوگا۔ اور بڑی مصیبت آویگی۔

راقم

پی۔ محی الدین۔ از کلکتہ

ڈیر ایڈیٹر

کسی نامہ نگار نے اخبار عام میں ہندوستان کی دیسی عیسائی دختروں کی بغاوت کی بابت خامہ فرسائی کی تھی۔ اور اخبار مذکور سے آپ نے بھی اُس مضمون کو اپنے اخبار میں نقل کیا تھا۔ جس کی مخالفت پادری امام مسیح صاحب دہلوی نے اس امر میں کی۔ کہ الزام سب پر عاید کیا گیا ہے۔ اور ایک دیسی عیسائی لڑکی پرچہ حقوق نسوان میں معترض ہے۔ فی الواقع الزام سب پر عاید نہیں ہوسکتا۔ اور نامہ نگار صاحب کا بھی ہرگز سب سے مطلب نہیں ہوگا۔ شاید تحریر میں غلطی ہو۔ اس لئے سب کو رنجیدہ بھی نہ ہونا چاہئے۔ صرف اُنکو اُس مضمون سے نصیحت پذیر اور اپنے حال پر نادم ہونا چاہئے جو اپنی آپ کو اُس کے مطابق دیکھتی ہیں۔ علاوہ اس کے نامہ نگار صاحب انگریزی تعلیم پر بد اخلاقی و بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں۔ ہرگز ہرگز کوئی علم بد اخلاقی و بد تہذیبی کا باعث نہیں ہوسکتا کیونکہ علم سے اگر بجائے اخلاق سنبھلنے کے بد اخلاقی پیدا ہوتی۔ تو کوئی کیوں کسی کو تعلیم دیتا۔ لیکن کم علمی بے تہذیبی کا باعث ہے اگر تعلیم پاکر بعض لڑکیاں بد اخلاق و بد دماغ ہوجاتی ہیں۔ تو سوا اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ اُن کو اچھی تعلیم نہیں دی گئی۔ یا بری صحبت اور آزادی نے جو اُن کو اُن کے والدین سے حاصل ہے اُن کے اخلاق کو بگاڑ دیا۔ بڑے بڑے علماء و فضلا گذرے۔ مگر علم پر کسی نے الزام نہیں لگایا۔ اس بات کے تو وہ خود قایل ہے۔ کہ نیک صحبت سے اخلاق سنبھلتا۔ اور بد سے بگڑ جاتا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے "صحبت صالح ترا صالح کند" "صحبت طالح ترا طالح کند"۔ میری دانست میں لڑکیوں کی بد تہذیبی وغیرہ کا یہہ ہی سبب ہے۔ کہ اُن کے والدین اُن کو بچپن سے سکولوں میں بھیج دیتے ہیں۔ بعضے اس خیال سے۔ کہ اُن کو تعلیم دی جائے اور زیادہ تر اس خیال سے کہ اُن کے خرچ وغیرہ سے سبکدوش ہوں۔ وہ وہاں پہنچ کر آزادی و آوارگی کی حالت میں رہتی ہیں۔ اور کسی عزیز و اقارب کا مطلق خوف نہیں رہتا۔ اور ہر قسم کی اچھی بُری لڑکیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ پھر یہہ کم سن لڑکیاں اُنسے جو کچھ سیکھیں۔ وہ اور گندیں تھوڑا ہے۔ غرض یہہ لڑکیاں اُن کے نقش قدم پر چلتی۔ اور ایک دوسری کا نمونہ اختیار کرتیں۔ اور نئے نئے طریقے تراش خراش کے ایجاد کرتی ہیں۔ کوئی بی بی دوپٹہ اوڑھے ہر خاص و عام کے سامنے پھرنا۔ کوئی ٹیڑھی مانگ ایک جانب کو عیسائی مردوں کی سی نکالنا۔ اور چال بناکر چلنا۔ اور ناز سے بولنا پسند کرتی ہیں۔ اسی آزادگی و آوارگی و خود مختاری کی وجہ سے کئی ایک کی سخت بدنامی بھی ہوئی۔ جائے افسوس ہے کہ اسپر بھی اُن کے والدین کچھ فکر نہیں کرتے۔ اور نہیں سوچتے کہ کیا وجہہ ہے۔ کہ ہم جو اپنی لڑکیوں کو سکولوں میں اُن کی تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں۔ اور کوئی دقیقہ اُن کی بہتری و بہبودی کا فروگذاشت نہیں کرتے۔ اور ہمیشہ اُن کے آراستہ و پیراستہ ہونے کا خیال مد نظر رکھتے ہیں۔ لیکن نتیجہ اس کے برعکس ظہور میں آتا ہے۔ کہ بہ نسبت غیر اقوام لڑکیوں کے وہ زیادہ تر بگڑ جاتی ہیں۔ شریف آدمی اسی خیال سے اپنے دختروں کو خواہ وہ کیسی ہی عصمت مآب پاک نفس۔ پاکدامن ہوں سکول میں بھیجنے سے ڈرتے ہیں۔ کہ مبادا وہ بھی بد اخلاق لڑکیوں کی بد صحبت اختیار کریں۔ کیونکہ راستبازوں کا ناراستی کی طرف رجوع ہونا غیر ممکن نہیں ہے۔ شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں "وگر نشیند فرشتہ با دیو۔ وحشت آموزد و خیانت و ریو" پھر نامہ نگار فرماتے ہیں۔ کہ "انگریزی تعلیم نے کہاں تک دماغ کو اونچا کیا"۔ لیکن ہندوستان کی بعض لڑکیاں اور عورتیں جو انگریزی تعلیم سے محض ناآشنا ہوتی ہیں صرف اپنی زبان سیکھہ کر یا کچھ رومن پڑھ کر فخر کرنے لگتی ہیں اور بد دماغ ہوجاتی ہیں۔ اور سیدھی بات بھی نہیں کرتیں۔ پھر انگریزی تعلیم کا کیا قصور ہے؟ علاوہ ان سب برائیوں کے ایک یہہ بھی ہے۔ کہ اکثر لڑکیاں جو سکولوں میں تعلیم پاتیں ہیں اسی کمبخت آزادگی و آوارگی کی بدولت جس کی وہ بچپن سے عادی ہوتیں بے غیرت بھی حد درجہ کی ہوجاتی ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ میں ایک عورت کا ذکر کرتی ہوں۔ جس نے بریلی کے سکول میں مدتوں تعلیم پائی۔ کسی قدر رومن پڑھ سکتی۔ اور کچھ نہایت ہی بدخط لکھ سکتی ہے۔ سلائی کرنا مطلق نہیں جانتی۔ اس پری مزاج ساتویں عرش پر نہیں ملتا (درحالیکہ بدشکل بھی اول درجہ کی ہے) ایک مرتبہ اُس کی ساس نے ناراض ہوکر کہا۔ کہ تو نے سکول میں سوائے چار چار مرتبہ کنگھی کرنے۔ اور ناریل کا تیل ڈالنے کے کیا سیکھا؟ جواب دیا ہم نے تو بہت کچھ سیکھا۔ ہم لوگ دہلی تک کو جانتی ہیں کیا تم ہم کو علمدار نہیں سمجھتیں؟ ہم نے تو اتنی موٹی موٹی کتابیں پڑھی ہیں۔ اُس کے کہنے کے بموجب اگر ایک ہزار جلد کتاب مذکور کی جمع کی جائیں تو بمشکل اتنی موٹی کتاب بنے۔ پھر غیرت کی دیکھئے۔ ایک دن اُس نے اپنی عادت کے مطابق اپنے شوہر سے نہایت بدزبانی کی۔ اور کہا۔ کہ تو میری مرضی کے موافق اچھا کپڑا نہیں بناتا۔ میں گھر سے چلی جاؤں گی۔ ڈوب مروں گی یا کہیں جاکر نوکری کرونگی کچھ تیری پرواہ ہے؟ آگے کو تیری مار بھی نہیں کھاؤں گی۔ اور

اگر ماریگا تو میں مجھے بھی مارونگی۔ بات بڑھتے بڑھتے نوبت بایں جا رسید۔ کہ آپس میں کُشتی کی ٹھہری۔ میری والدہ نے حکم دیا۔ کہ اگر شیطنت سے باز نہیں آتی۔ تو احاطہ سے باہر جا کر لڑو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا: احاطہ کے متصل ایک باغ جس میں بازار ہوتا ہی واقع ہی۔ عورت مذکورہ پہلے اُس میں داخل ہوئی۔ پیچھے سے اُس کا شوہر بھی گیا۔ غرض دونوں میں کُشتی ہوئی عورت نے ایک گھونسا رسید کیا۔ بعد کو اُس کے شوہر نے اس قدر مارا کہ بیان سے باہر ہی: ہاں۔ ہائے۔ ماں۔ ڈیر ماں۔ عزیز ماں کہکر بہت دیر تک چلاتی رہی۔ لیکن بدزبانی سے اُس حالت میں بھی باز نہ آئی: میرے بھائی بیان کرتے ہیں۔ کہ اُس وقت کا واقعہ قابل دید تھا۔ قریب دو سو آدمی کے جمع ہو گئے۔ اچھا خاصہ بازار لگ گیا: کوئی کہتا تھا۔ کہ اُس کی ٹانگوں میں رسی باندہ کر کھینچ۔ کوئی کہتا تھا کہ بازار لگا مگر سودا کچھ نہ بکا۔ چہ گھنٹہ سے زیادہ باغ میں پڑی رہی۔ پھر واپس گھر آئی۔ دوسرے روز خوش بخوش ہمارے مکان پر آئی: میرا مطلب اس تحریر سے یہہ ہی۔ کہ والدین کو چاہئے۔ کہ وہ اپنی لڑکیوں کو اپنے قابو میں رکھنے سے غفلت نہ کریں۔ آزادی۔ آوارگی و بری صحبت سے حتی الامکان روکیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ اُن کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی جائے لڑکیوں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ اپنے رتبہ سے زیادہ اعلیٰ مزاج بنکر اور کپڑے کی خراش تراش پر بھی اس قدر راغب نہ ہوں جو عیب معلوم ہوں۔ بلکہ رسولوں کے فرمانے کے بموجب عمل کریں۔ کہ "تمہارا سنگار ظاہری نہ ہو۔ جیسے سر گوندھنا اور سونے کے زیور باندھنا یا طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ چاہئے کہ وہ دل کی پوشیدہ انسانیت ہو یعنے حلیمی۔ غریب مزاجی کی آرایش جو غیر فانی ہی اور یہہ ہی خدا کے آگے بیش قیمت ہی اور سب باتوں میں اپنے تئیں نیک کاموں کا نمونہ کر دکھلاؤ تمہاری تعلیم خالص و سنجیدہ اور تمہارا کلام صحیح اور بے عیب ہو الزام کے لائق نہ ہو۔ تاکہ مخالف تم پر عیب لگانے کی وجہہ نہ پاکر شرمندہ ہو جاویں۔" رقیمہ نیاز مقبولاً۔ از کھیڑہ بجھیڑہ +

واقعات اندرون و بیرون

جنگ چین و جاپان

اس جنگ کے متعلق تازہ آمدہ خبروں سے معلوم ہوا ہی کہ چینی وائسرائے لیہنگ چنگ کے جو سپاہی کوریا میں تھے اُن میں سے دو ہزار آدمی بھاگ کر جاپانیوں کے ساتھ جا ملے ہیں: چینیوں کے خلاف ایک بغاوت برپا ہوئی ہی اور منگولیا سے اس بغاوت کے فرو کرنے کے لئے فوجیں بھیجی گئی ہیں: اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ہی کہ جاپانی فوج صوبہ شنٹنگ کے ساحل پر اُتری ہی: یہہ خبر سچ نکلی ہی کہ موکدن سے چینی فوجیں نوکدم فرار ہو رہی ہیں چینی کشتیاں جو شنگہائی میں پہنچی ہیں اُن کے ملاح بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جاپانیوں کے ستر جنگی اور باربرداری کے جہازوں کو خلیج پیچیلی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہی لنڈن میں اس امر کی متواتر افواہیں مشہور ہو رہی ہیں کہ برٹش گورنمنٹ دوسری طاقتوں کے ساتھ اس بارہ میں گفتگو کر رہی ہی کہ قلمرو چین کی اجنبی رعایا کی حفاظت کے لئے کیا کارروائی کرنی چاہئے اور نیز یہہ معاملہ بھی درپیش ہی کہ جنگ چین و جاپان کو سب طاقتیں زور ڈالکر بند کرائیں چین سے جو خبریں بذریعہ تار برقی لنڈن میں پہنچی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہی کہ جب سے یہہ افواہ مشہور ہوئی ہی کہ جاپانی بیڑہ اور باربرداری کے جہاز سواحل چین پر گشت کر رہے ہیں چین کی تمام بندرگاہوں پر سخت تشویش کا عالم طاری ہی اور بندرگاہوں کی حفاظت کے لئے نہایت زور سے کوشش ہو رہی ہیں: شنگہائی سے ۷ اکتوبر کو یہہ خبر آئی ہی کہ چینی فوج مقام نگان کو خالی کرکے کیچان کی جانب پسپا ہو گئی ہی: شنگہائی سے خبر آئی ہی کہ چینی گورنمنٹ نے وہاں کی کوٹھی کو اختیار دیا ہی کہ ایک کروڑ پونڈ کے قرضہ لینے کا بندوبست کرے اور یہہ کہ اس میں سے دس لاکھ پونڈ چینی گورنمنٹ حاصل بھی کر چکی ہی: فرانس نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے بجائے ایک کے تین جہاز اور ایک گنبوٹ کے جانب چین روانہ ہونے کا حکم دیدیا ہی: چین نے یورپین طاقتوں سے یہہ استدعا کی تھی کہ بحر کوریا میں اُن کے جہازوں کی آمد و رفت محدود کیجاوے لیکن لنڈن سے ۶ اکتوبر کو یہہ خبر آئی کہ گریٹ برٹن اور اٹلی اور فرانس اور روس نے اس درخواست کے منظور کرنے سے انکار کیا ہی: ۹ اکتوبر کو لنڈن سے یہہ خبر آئی ہی کہ جنگ چین و جاپان کے معاملہ کے متعلق انگلستان اور دیگر طاقتوں کے درمیان سلسلہ گفتگو ابتک جاری ہی۔ ابتک انگلستان کی کوشش صرف اس بات پر محدود رہی ہی کہ یوروپین طاقتوں کے لینے اپنے فواید جو اُس نواح میں وابستہ ہیں اُن کو صریح طور پر محفوظ اور محدود کیا جاوے۔ لیکن یہہ بات کہ اس گفتگو میں یہہ ارادہ قایم کیا جاویگا کہ جنگ ہذا کو زور سے بند کیا جاوے بالفعل قبل از وقت معلوم ہوتی ہی: برٹش جہاز موسومہ پولس چین کی طرف بھیجا گیا ہی اور ۸ تاریخ کو وہ بندر سعید میں پہنچا علاوہ ازیں دو اور برٹش گنبوٹ کو چین کی طرف روانہ ہونے کا حکم ہوا ہی۔ ایک کا نام ریڈبریسٹ ہی اور دوسرے کا سیمن سینٹ شیرنگ ہے ۸ اکتوبر کو یہہ خبر آئی ہی کہ دو اور روسی جہاز بحرالکاہل کی طرف بھیجے گئے ہیں اور علاوہ ازیں دو اور آہنی جنگی جہاز روسی بیڑہ کی مضبوطی کے لئے عنقریب اُس جانب بھیجے جاوینگے روسی فوج کے پانچ بٹالین کو جن میں رسالہ اور توپخانہ بھی شامل ہی چینی سرحد کی طرف روانہ ہونے کا اس لئے حکم دیا گیا ہی کہ چینیوں کو سرحد سائبریا میں داخل ہونے سے باز رکھے + (عام)

مندر میں چوری

راولپنڈی کے سٹیشن پر ایک پٹھان عظیم مقدار جواہرات وسونا چاندی کے ساتھ پکڑا گیا تھا معلوم ہوا ہے کہ وہ سوات کا باشندہ اور کار دادخاں نام ہے۔ اس عظیم مقدار مال کی بابت شبہہ تھا کہ مدراس کے مندر کا چرایا ہوا ہے۔ مندر مذکور کے ایجنٹ شناخت مال کے لئے راولپنڈی میں طلب ہوئے اُنہوں نے مال کو دیکھکر پہچانا ہے۔ چار لاکھ کا مال شناخت کیا گیا ہے کہ اُسی مندر کا لٹا ہوا ہے۔ یہہ اصل مقدار کا نصف ہے۔ اس چوری کے ساتھ تین مارواڑیوں کا تعلق بھی ثابت کیا گیا ہے۔ جس دیسی کانسٹبل نے پٹھان مذکور کو گرفتار کیا ہے اُس کو مال مسروقہ میں سے بحساب ۵ فیصدی بطور انعام کے دیا جاویگا۔ (عام)

فساد پونا کا خمیازہ

پونا میں گنپتی کے ہنگامہ کی پاداش میں سزاؤں کا بازار گرم ہے۔ گنیش نارائن ایک مشہور آدمی جو مالک الطبیات کے علاوہ مرہٹہ اخبار سنتری کا اڈیٹر بھی ہے دورہ سپرد کیا گیا۔ نیز پہلا کٹر ایک دیسی طبیب اور رونانک ارگن ایک نوجوان طالبعلم دورہ سپرد کئے گئے۔ اُنپر بلوہ کرنے اور لوگوں کو فساد پر اُبھارنے کے سنگین الزام عاید کئے گئے ہیں۔ کپتان ساز صاحب نے ایک شخص مسمی گنکارام گھاسیرام کو ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا اس جرم کی پاداش میں دی کہ اُس نے جلوس گنپتی کی رات کو ایک عظیم گروہ لڑائی کے لئے فراہم کیا تھا۔ اس سزا کو سنکر اُن چھ مارواڑی تاجروں کے چھکے چھوٹ گئے ہیں جو اسی جرم کے متعلق ماخوذ ہیں اور نیز جن پر یہہ الزام لگایا گیا ہے کہ لوگوں پر پتھر مارتے تھے۔ جو لوگ دورہ سپرد کئے گئے ہیں اُن میں اکثر بڑے معززین شہر ہیں۔ یعنے لوکل بورڈ کے چیرمین۔ میونسپلٹی کے ممبر سوداگر وغیرہ۔ اُن کے مقدمات ۱۹ اکتوبر کو مسٹر جیکب صاحب کی خاص عدالت میں فیصل کئے جاویں گے۔

جودہ پور

جودہ پور کے سر کرنل پرتاب سنگہ صاحب بہادر جیسا قابل تعریف دماغ پولیٹکل معاملات میں رکھتے ہیں۔ اُس سے بدرجہا زیادہ اُن کی توجہہ ریاست کی سوشیل حالت درست کرنے کی جانب رہتی ہے۔ حال میں جو چند احکام اُنہوں نے جاری فرمائے ہیں اُن سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ وہ اخلاقی حالت کو کس عمدگی کے ساتھ درست فرمانا چاہتے ہیں۔

ریاست میں قدیم سے یہہ دستور چلا آتا تھا کہ رنڈیاں غربا کی کم سن لڑکیوں کو خفیہ خریدکر نوجوان ہونے پر کسب کراتی تھیں اور اتفاقیہ ظاہر ہو جانے پر اپنی بیٹیاں ظاہر کرتی تھیں۔ اب سختی کے ساتھ یہہ حکم دیا گیا ہے کہ کوتوالی میں ایک ایسا رجسٹر طیار کیا جاوے کہ جس میں رنڈیوں کے حالات درج رہیں اور بوقت ولادت فرزند یا دختر بشہادت دایہ خانہ پری کیجاوے اور اگر کوئی لڑکی مشتبہہ بوقت پڑتال برآمد ہو تو سخت سزا دیجاوے۔

دوئم کوئی سپاہی کسی طوائف کے مکان پر نہ جائے اگر وہ طوائف کے مکان پر گرفتار ہوگا تو سزا ملے گی۔ اسی طرح شراب نوشی کی بھی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ جس ریاست کا رئیس اس حد تک اپنی رعایا اور ملازمین کی اخلاقی حالت کو درست کرنے کی طرف متوجہہ ہو۔ وہ اگر نیکنام اور نامور ہو تو کیا وہ ہو سکتی ہے جس کے رئیس دن رات عیش و عشرت میں مشغول ہوں خوش نصیب اُس رعایا کے جس کا حکمران عالی جناب سر کرنل پرتاب سنگہ صاحب بہادر سا نیک خیال بیدار مغز ہو۔

رُوسیوں کی پیشقدمی

رویٹر کا جو تار اس مضمون کا آیا ہے کہ افغانوں نے روشان خالی کر دیا ہے۔ اس کی نسبت گورنمنٹ ہند کے پاس یہہ خبر آئی ہے کہ کرنل یانوف تھوڑی سی فوج لیکر مرغابی سے وادی گہنڈہ شاخ دریا کی طرف بڑھا۔ اور افغانوں کو کہا کہ دریا پنجہ کے دائیں کنارہ کا تمام ملک خالی کر دیں۔ پہلے مقامی افغان افسروں نے روسی پیشقدمی کا مقابلہ کیا۔ بلکہ بندوقوں سے ان کو روکا۔ مگر بعد میں امیر صاحب نے اپنے افسروں کو حکم دیا کہ دریا کے دوسرے کنارہ کیطرف چلے آئیں اور بالکل روسیوں کا مقابلہ نکریں۔ اس لئے گورنمنٹ روس نے اپنی فوج کو دریا مرغابی کے دائیں کنارہ کیطرف ہٹا لیا ہے۔ اس سے زیادہ گورنمنٹ ہند کے پاس کوئی خبر نہیں آئی۔

ٹمپرنس ایسوسی ایشن

پادری بیٹسن صاحب نے فوج کی ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی سالانہ رپورٹ بابت ۹۴-۱۸۹۳ء حال میں شایع کی ہے رپورٹ سے صاف پایا جاتا ہے کہ اس انجمن نے حیرت افزا ترقی کی ہے حضور کمانڈر انچیف افواج ہند اس انجمن کے مقاصد سے نہایت ہمدردی رکھتے ہیں اور اپنی دلچسپی ظاہر کرتے ہیں۔

۱۸۹۳ء میں ممبروں کی تعداد میں جنہوں نے شراب نوشی سے قطعی پرہیز رکھنے کا عہد کیا ۱۴۰۷ کا اضافہ ہوا۔ مگر ۱۸۹۴ء میں یہہ اضافہ ۴۰۱۴ کی حد کو پہنچا۔ ۱۸۹۰ء میں اس کے ممبر ۱۳۳۴۷ تھے مگر ۱۸۹۴ء میں ۲۹۲۲۳ ہو گئے۔ اس انجمن کی شاخیں ہندوستان کے مختلف حصوں میں ۱۸۸ ہیں۔

اس انجمن کے فوائد کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بات بیان کی جاتی ہے کہ ۱۸۷۶ء میں گوروں کی ایک رجمنٹ مدراس سے سکندرآباد کو روانہ ہوئی۔ اب سفر میں اسے ۲ ہفتہ لگے۔ چونکہ اس پلٹن میں شراب سے قریباً کل تائب تھے۔ اس لئے بیماریوں سے یہہ اس قدر محفوظ رہے کہ جس سے سب کو نہایت تعجب ہوا اسی موسم میں اور اسی طرح ایک اور رجمنٹ نے اتنا ہی سفر طے کیا جتنا پہلی نے کیا تھا مگر چونکہ اس میں شراب سے پرہیز رکھنے والے کم تھے لہذا کل ۳ سو آدمیوں کی پلٹن میں سے کئی مر گئے اور بیماروں کا تو کچھ ٹھکانا نہ رہا۔ کوچ میں قریباً پلٹن کی پلٹن ڈولیوں پر سوار

نہں جب ڈولیاں کم ہوگئیں تو اور طرح سے انتظام کرنا پڑا۔ بڑے بڑے افسروں نے اس انجمن کی تعریف کی ہے۔ ولایت میں گورنمنٹ نے فوج میں ایسی انجمنیں قایم کرنے کے لئے کچھ روپیہ خزانہ سے دینا منظور کیا ہے پچھلے سال کئی گوروں نے پھانسی چڑھتے وقت اپنے ہمراہیوں کو نصیحت کی کہ شراب سے بچنا کیونکہ اسی کی بدولت ہمیں یہہ دن دیکھنا نصیب ہوا۔ ہفتہ وار۔

مقدمات پوسٹ آفس

بقول راجپوتانہ گزٹ آج کل ضلع اجمیر کی عدالت میں ڈاکخانوں کے دو مقدمے عجیب قسم کے دائر ہیں جنکی کیفیت یہہ ہے کہ کچھ دن ہوئے ایک رجسٹری شدہ لفافہ میں کسی شخص نے پانسو روپیہ کے نوٹ چھاؤنی دیولی سے چھاؤنی نصیر آباد کو بھیجے تھے جب وہ لفافہ نصیر آباد میں پہنچے کھولا گیا تو خالی منی آرڈر کے فارم اس میں سے برآمد ہوئے۔ بعد التحقیقات دو اہلکار چھاؤنی دیولی کے ڈاکخانہ کے ماخوذ کئے گئے ایک نیاز احمد سب پوسٹ ماسٹر اور دوسرا ایک بنگالی بابو ہے۔ ان دونوں کا مقدمہ چل رہا ہے۔ دوسرا مقدمہ ڈاکخانہ اجمیر کا ہے اُسکا حال یہہ ہے کہ مسمی شیو نراین پارسل کلرک نے ایک بیڈ پارسل کا محصول فرستندہ سے لیکر پوری رسید دیدی مگر پارسل پر چہار آنہ کا بھی ٹکٹ نہیں لگایا طرفہ یہہ کہ اس پارسل پر باعتبار وزن ۱۲ آنہ کے ٹکٹ لگنا لازم تھا۔ دوران تحقیقات مذکور میں اسی بدنصیب شخص پر ایک اور بھی مقدمہ کھڑا ہو گیا وہ یہہ کہ کورٹ آف وارڈس اجمیر نے منیجر وارڈ کورٹ آف وارڈس کے نام چند روز پہلے بیڈ پارسل روانہ کیا تھا حضرت نے کہا جاتا ہے کہ محصول تو خورد برد کر لیا اور پارسل کو بیرنگ بھیجدیا۔ واہ چہ دلاور است دزدے بکف چراغ دارد۔

کمی تنخواہ کے باعث رشوت کی ترقی

راجپوتانہ گزٹ لکھتا ہے کہ: بعض ریاستوں میں ابتک ذمہ داریوں کے عہدہ داروں کو بہت ہی قلیل تنخواہ دیجاتی ہے جس کے باعث رشوت کا بازار گرم رہتا ہے کیونکہ اگر رشوت نہ لیجائے تو اُن معزز حکام کے اخراجات کہاں سے چلیں اور رشوت کا ثبوت یہہ ہے کہ اُن اہلکاروں کا خرچ تنخواہ سے بدرجہا بڑھکر دیکھا جاتا ہے چنانچہ ریاست کشن گڈھ کے ایک دیوانی حاکم کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ پندرہ روپیہ کی تنخواہ میں ساٹھ روپیہ ماہوار کی طوائف نوکر رکھتے ہیں شاید وہ گھر کے امیر اور دولتمند ہوں مگر دولتمند کے لئے پندرہ بیس روپیہ ماہوار کی نوکری کرنا بھی ذلت اُٹھانا ہے۔

اسی طرح ایک اور ریاست میں کوتوال شہر کو جو دس ہزار آبادی کی حفاظت کا ذمہ وار ہے پانچ روپیہ ماہوار تنخواہ دیجاتی ہے ہماری رائے میں رئیسوں کو گورنمنٹ انگریزی کی تقلید کرنا لازم ہے ورنہ اس قدر قلیل تنخواہ پر ذمہ داری کے معزز عہدے عطا کرنا گویا خود رشوت ستانی کا محرک بننا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان

جیل سے جو قیدی بھاگا تھا اُس کی بابت مزید حال یہہ معلوم ہوا ہے کہ وہ جیل وال (دیوار) کے ساتھ لکڑی کھڑی کرکے دیوار پر چڑھا اور کود کر بھاگا۔ لکڑی وہیں پڑی رہ گئی۔ بیڑیاں بھی اس کے پاؤں میں تھیں۔ لوگ حیران ہیں کہ بیڑیوں سمیت کیسے بھاگ نکلا۔ ابھی تک کچھ پتہ نہیں۔ سیٹھ مولچند بھاٹیہ کمیسی بازار اور مسلمان پشاوری جو آپس میں لڑے تھے دونوں ابھی تک ہسپتال میں زخمی پڑے ہیں بیچارے پشاوری کے سر میں بہت بڑا ڈنڈے کا زخم ہے اب دونوں کسی قدر اچھے ہیں۔ اُن کے فساد کی وجہہ ایک خوبصورت لڑکا تھا جس پر وہ دونوں شیدا تھے گویا ایک دوسرے کے رقیب تھے جیسا کہ اُن کے بیانوں سے پایا جاتا ہے اب راضی نامہ کی صورت درپیش ہو جائے عبرت ہے۔ ۷ اکتوبر کو کچھ گورکھا رجمنٹ کے چند سپاہی دریا میں تیر رہے تھے ہر چند ملاحوں نے منع کیا لیکن انہوں نے ایک نہ سُنی آخر کار ایک گورکھا بیتاب ہوکر غوطے کھانے لگا۔ اور دیکھتے دیکھتے غائب ہوگیا لاش کا پتہ نہیں۔ اسی روز ایک اور گورکھا قلعہ اکالگڑھ کے قریب ایک کنوئیں میں کود کر مر گیا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اسکا ارادہ خودکشی کا تھا۔ لاش کنوئیں سے نکالی گئی اور جلائی گئی ہندوؤں کا تہوار دسہرہ بڑی دھوم دھام سے ختم ہوا۔ کسی قسم کا فساد وغیرہ نہیں ہوا۔ شہر میں بکم گورکھا رجمنٹ کا فوجی پہرہ جابجا بازاروں سڑکوں اور دریا پر مقرر تھا پولیس کا انتظام بھی عمدہ تھا۔ ایسے سرحدی شہروں میں پکا انتظام ہونا ضرورت سے ہے۔ کل افواج جو اندر پہاڑ ہمراہ سرحدی کمیشن کے جاوینگی۔ تین دستوں میں تقسیم ہوکر مفصلہ ذیل تاریخوں پر ڈیرہ سے روانہ ہونگی دستہ اول ۱۱ اکتوبر کو ڈیرہ اسمٰعیل خان سے روانہ ہوگا۔ دستہ دوم ۱۲ اکتوبر کو اور دستہ سوم ۱۳ اکتوبر کو۔ کشتیوں کا پل بالکل مکمل ہوگیا ہے۔ ا ر

اجمیر

مقدمہ درگاہ میراں صاحب جس کا دعوی خدام درگاہ نے بسبب بدنظمی متولی پر دائر عدالت کیا ہے متولی معطل ہوا اور انتظام زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز کیا گیا اور نیز عدالت سے حکم صادر ہوا کہ آمدنی سے اول اخراجات معمولی درگاہ میں صرف کیا جاوے بعد اُس کے اقساط قرضہ سرکاری ادا ہوں اُس کے بعد اگر بچے تو قرضخواہوں کو دیجاوے۔ محلہ سرا گیا نہیں جس شخص نے غلہ گندم چرایا تھا اُس کو ۱۲ ضرب بید کی سزا ملی۔ سندرا ملزم کو جس نے مسٹر اکلم صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس کا مال چرایا تھا دو سال قید سخت کی سزا ملی اور مسمی نتھا ملزم کو جو سندرا کا رازدار تھا دو درجن بید لگائے گئے مسمی سکندر خان رفوگر کو جو بہت مدت سے لوگوں کا مال لیکر فرار ہوگیا تھا اور کشمیر سے پکڑا ہوا آیا تھا تین سال قید کی سزا ملی اور اُس کے دوسرے ساتھی محمد بخش کو جو دہلی سے لایا گیا تھا ایکسال قید کا حکم ہوا۔ درگاہ شریف میں جو مجمع ولائتیوں کا

رہتا ہو اُس کے باعث اکثر وارداتیں ہوا کرتی ہیں- کیونکہ سوات اور بنیر وغیرہ کے سرحدی پٹھان طلباس سالکین درگاہ میں آکر اپنے ہموطن فقرا کے شامل رہتے ہیں مگر پھر اُنہیں میں سے بعض اشخاص چوری اور خونریزی کے مرتکب ہوتے ہیں اس لئے حکام کا خیال ان لوگوں کی طرف رجوع ہوا ہو شاید درگاہ شریف سے تمام ولایتی نکالیں جایئں- مگر جو ولایتی نیک چلنی کی ضمانت دیسکیں اور جس کی نیک چلنی مدتوں سے ثابت ہوں وہ بدستور رہنے چاہئیں باقی ولایتی جو مشتبہ ہوں نیک چلنی کی ضمانت نہ دیسکیں اُن کا شہر سے نکالنا واقعی قرین مصلحت ہو- منشی شمس الدین صاحب نقشہ نویس اس علت میں ماخوذ ہیں کہ اُنہوں نے چھری سے اپنے حقیقی بھانجے کا کان کاٹ لیا- مقدمہ جج صاحب کے یہاں ۱۱- اکتوبر کو پیش ہوگا- دن کی دھوپ اور رات کی سردی سے شہر میں موسمی بخار کی شکایت ہو مگر مہلک نہیں ہو- دسہرہ کا تیوہار بخیریت گذرا ◆

بنارس

ہمعصر ہندوستانی لکھتا ہو کہ بنارس میں حال میں ایک نزاع ہوتے ہوتے رہ گئی- بجائے آپس میں مارپیٹ کے عدالت سے چارہ جوئی کی گئی- بیشک جب عدالت کا دروازہ کھلا ہو تو کوئی وجہہ نہیں ہو کہ سر پھٹول کیجائے- درخواست حسب ذیل گذری جناب عالی- عرض حال کمترین یہہ ہو کہ لاٹ بھیرو پرانا استھان دیوتا ہو اور اس میں کل شہر بنارس کے اور دیگر جگہہ کے ہنود پرستش کرنے آیا جایا کرتے ہیں- چنانچہ اس میں بانی بھائی نے تالاب اور فرش اور دہرسالہ اور درخت وغیرہ بنوا کر سرکار کو سپرد کر دیا جس کی گورنمنٹ کی طرف سے اب تک نگہبانی و خبرگیری بذریعہ ممبران کے ہوتی ہو اُس جگہہ کا پجاری ہوں اور وہاں کا چڑھاوا میں لیتا ہوں اور اسی چڑھاوے سے اپنی گذر کرتا تھا اور پھل پھول دیوتا کو چڑھاتا تھا- چنانچہ عرصہ بارہ تیرہ روز کا ہوا کہ میں مکان پر گیا ہوا تھا کہ اسی عرصے میں مسلمانوں نے زبردستی کر کے دہرسالہ کھدوا ڈالا اور پیپل کے درخت کے نیچے مڑھی تھی جس میں دیوتا تھے سو سب توڑ پھوڑ مٹا دئے- جب فدوی موقعے پر واپس آیا تو سردار تولا اور حاجی صفدر علی مع اپنے اور ساتھیوں کے کہ جن کے اشارے سے یہہ سب کارروائی ہوئی ہو فدوی کو مارپیٹ کرنے کو دوڑے- تب وہاں سے بھاگ کر پولیس میں گیا مگر شنوائی نہیں ہوئی- لہذا اُمیدوار ہوں کہ حضور خود موقعے کا ملاحظہ فرما کر ملزمان کا حسب ضابطہ تدارک فرمائیں اور جگہہ متبرک جو عرصے سے قایم ہو بدستور قائم فرمائی جائے- ملاحظہ موقع سے کل اصلیت حضور کو مردمان گردنواح سے ظاہر ہو جائے گی- اطلاعاً عرض کیا اور پرسوں وہاں ایک نہان ہو اور درشن ہو- اس درخواست پر حکم ہوا کہ ایک حکمنامہ بنام رحمت اللہ مہتمم مسجد لاٹ بھیرو اس مضمون سے اجرا ہووے کہ دونوں بارہ دری جو بوجہہ بارش منہدم ہو گئی تھیں اور اُن کو غلط فہمی سے گروا دیا ہو وہ دونوں بارہ دری سنگی اُسی مقام پر جہاں پہلے تھی اور اُسی طرح کی جیسی کہ سابق میں تھی ایک مہینے کے اندر تیار کرا دیوے اور کام تعمیر کا فوراً شروع کرا دیوے دوسرے یہہ کہ جو مکان خام پرشوتم ناتھ اور سماۃ نکتولہ کے واسطے بعد فیصلہ نیپال ناتھ گوشائیں کے اُن لوگوں کے رہنے کے واسطے بنایا گیا ہو خواہ وہ موجود رہیں یا اپنے گانٔوں پر گھر جاویں تم لوگ مسلمان اُس مکان پر مداخلت نہ کرو اور نہ کوئی اسباب رکھے- بصورت عدم تعمیل حسب دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سخت سزا دیجاویگی دوسرا حکمنامہ ثانی بنام رحمت اللہ مہتمم مسجد لاٹ بھیرو بدیں مضمون اجرا ہووے کہ مقام لاٹ بھیرو باہم ہندو مسلمان کے سخت نزاع رہتی ہو اکثر ہندو مسلمان بلا اطلاع امر جدید کر لیتے ہیں- اس لئے یہہ حکمنامہ اجرا کیا جاتا ہو کہ کسی فریق کی ڈگری کسی جگہہ کے واسطے ہوئی ہو لیکن بلا اجازت و اطلاع صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع بنارس کوئی امر جدید بابت شکست و ریخت و مرمت ہرگز ہرگز نہ کرے اور نہ کسی قسم کا کوئی درخت ان مقامات سے بلا منظوری و اطلاع صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع بنارس کاٹے یا کٹوائے اگر اس کے خلاف کوئی امر سرزد ہوگا تو حسب دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سخت سزا دیجاویگی اور بغرض اطلاع وہی عوام ہنود و مسلمانان ایک اشتہار بدیں مضمون تجویز ہو کر بذریعہ پولس مشتہر کیا جائے کہ بمقام لاٹ بھیرو باہم ہنود و مسلمانان نزاع رہتا ہو- اور اکثر فریقین میں سے کوئی نہ کوئی امر جدید بلا اطلاع و اجازت صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع بنارس کر لیتا ہو جس سے جھگڑے کا اندیشہ رہتا ہو اس لئے بذریعہ اشتہار اہل ہنود و مسلمان کو اطلاع دیجاتی ہو کہ کوئی ہندو و مسلمان لاٹ بھیرو پر کوئی امر جدید بلا اطلاع و منظوری صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کے نہ کرے یعنی بلا اجازت شکست و ریخت مرمت نہ کرے نہ درخت کاٹے- اگر اس کے خلاف کوئی امر جدید کرے گا تو اُس کو حسب دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سخت سزا دیجاویگی- احکام فوراً اجرا ہوں اور پولس میں بغرض تعمیل بھیجے جاویں- مگر فریقین اس فیصلہ سے ناراض ہیں ◆

رئیس بڑودہ کی دانشمندی

مہاراجہ صاحب بڑودہ نے اپنی ریاست میں حکم دیا ہو کہ بلا خاص اجازت مدارالمہام کوئی دکان شراب کی کل ریاست میں کسی مقام پر کھلنے نہ پاوے اور جس کسی گانٔوں کے باشندے تعداد میں ۵ حصہ جن کے مکانات خاص گانٔوں یا قصبہ میں موجود ہوں گے اگر درخواست کریں اور مدارالمہام اگر مناسب خیال کریں تو شراب کی دوکان کے بند کرنے کا حکم جاری کریں گے انگریزی گورنمنٹ کے لئے یہہ ایک نہایت ہی عمدہ نمونہ ہو بشرطیکہ ہندوستانیوں کی تقلید عقلمندی کی کرنا عیب نہ سمجھا جاوے ◆

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

انگلستان و فرانس کے درمیان تخلیہ مصر کے معاملہ پر ناچاقی بڑھتی جاتی ہے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ اس معاملہ کو سہولیت سے طے کریں۔ لیکن انگلستان مصر کو خالی نہیں کریگا:

رُوسی ڈاکٹر پروفیسر زافارین نے بیان کیا ہے۔ کہ زار روس کی بیماری لاعلاج ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے صاف کہدیا ہے کہ زار چند ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے: تاہم ملک گیری کی ہوس باقی ہے:

برٹش وزرا نے چینی حالات پر غور کرکے آخرکار یہہ رائے قطعی قایم کی ہے کہ خاموش رہنے سے نقصان ہوگا۔ یورپین رعایا کی حفاظت ضرور کی جائے۔ برٹش شاہی فوج کے پانچ جہاز چین کو روانہ کئے گئے ہیں:

ایتھنز میں کارخانہ اخبار اکرپولس کے لوٹنے والے فوجی افسروں کا مقدمہ فیصل ہوگیا۔ اس مقدمہ میں ۲۰ افسر گرفتار تھے۔ سب رہا کردئے گئے کیونکہ اخبار مذکور نے اشتعالک بخش مضامین چھاپے تھے +

قاہرہ مصر میں ایک علمی رسالہ جو عربی میں شایع ہوتا ہے اُس میں لکھا ہے کہ ارامی زبان میں انجیل کا ایک نسخہ کوہ سینا کی مشہور خانقاہ میں دستیاب ہوا ہے۔ رسالہ مذکور کے اڈیٹر اور ڈاکٹر گروٹ کا بیان ہے کہ وہ سب سے پُرانا نسخہ ہے:

کوریا میں چینی فوج کے ....۲ سپاہی فرنٹ ہوکر جاپانیوں کے ساتھہ جاملے ہیں۔ شنگھائی میں بھی چینیوں کے خلاف بغاوت ہوئی ہے۔ یہہ بھی خبر آئی ہے کہ چینی فوج مکدن سے فرار ہوئی جاتی ہے +

جاپانی لوگ اپنے بادشاہ کو آفتاب کی نسل سے تصور کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہہ نسل دو ہزار برس سے چلی آرہی ہے۔ ہندوستان کے اکثر راجاؤں نے اپنے کو سورج بنسی اور چاند بنسی مشہور کیا عجیب خیال ہے:

دیوار چین کے آخری مقام شان ہیکوان پر ۴۰ ہزار جاپانی فوج قابض ہوگئی ہے۔ اور سرحد کوریا پر پانچ ہزار روسی فوج آموجود ہوئی ہے اور جاپانیوں کو دھمکا رہی ہے۔ ایں گل دیگر شگفت:

ملک برہما کو نوشی میں تمام دنیا پر سبقت لیگیا ہے کہتے ہیں کہ وہاں تمام بچے جونہی بولنا سیکھتے ہیں تمباکو پینے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ تمباکو بچوں کے لئے نہایت مضر ہے:

رنگون میں دو پجاریوں کو پھانسی دیگئی جو علاقہ پاک میں فساد کے سرغنہ تھے۔ اُن پجاریوں کے تمام پیروؤں کو جنم قید کی گئی ہے۔ باقی مفسد اب تک گرفتار نہیں ہوئے:

شنگھائی کا چینی افسر مسمی شنگ ایک سخت بگڑائی کے لئے معزول کیا گیا ہے۔ وہ یہہ کہ اُس نے چینی فوج کے لئے پوری قیمت پر بیکار بندوقیں خریدیں اور روپیہ ہضم کرلیا +

پونا کے فساد کے متعلق ۸ مفسدوں کو جن میں زیادہ تر برہمن تھے پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔ اور ایک دوسرا گروہ جو پل کے متصل دنگا کرنے اور مسجد پر حملہ کرنے میں شریک تھا اُن میں سے ۴۲ اسشن سپرد کئے گئے +

اجمیر مسمی سکندر خاں رفوگر کو جو بہت سے لوگوں کا مال لیکر فرار ہوگیا تھا اور کشمیر سے گرفتار ہوکر آیا تھا عدالت سے تین سال قید کی سزا ملی۔ اور اُس کے دوسرے ساتھی محمد بخش نامی کو جو دہلی سے لایا گیا تھا ایک سال قید کا حکم ہوا +

اجمیر منشی شمس الدین نقشہ نویس اس علت میں ماخوذ ہے کہ اُس نے اپنے حقیقی بھانجے کا ایک کان چھری سے کاٹ ڈالا۔ ایسے ذات شریف بھی دنیا میں موجود ہیں جو اپنے حقیقی بھانجوں سے ایسا سلوک کرتے ہیں! +

کلکتہ کی میونسپل کمیٹی پر علی پور کے ایک شخص نے دعویٰ دائر کیا ہے کہ اُس کے گھر کے چار آدمی ہیضہ سے فوت ہوگئے جو اُس غلاظت کے باعث پھیلا کہ جو میونسپلٹی نے اُس کے مکان کے قریب دفن کرتی ہے۔ دیکھیے کیا نتیجہ نکلے:

سیرام پور کے قریب ایک پاسنجر ٹرین کے مسافر نے اپنے ایک ہمراہی مسافر کے روپے چُرا کر چلتی ہوئی گاڑی سے کود کر بھاگ جانا چاہا مگر لائین پر گر پڑا اور سخت مضروب ہوکر ہسپتال میں پہنچ کر مر گیا +

کانپور میں جو چوتھی اکتوبر کو مکانوں کے گرنے سے اموات ہوئیں اُن کی تعداد ۱۲۳ بیان کی گئی ہے۔ خیال ہے کہ اب تک پوری لاشیں ڈھیروں کے تلے سے برآمد نہیں ہوئیں۔ تین مکانوں کے نیچے سارے کنبے کے کنبے دب گئے:

بقول اخبار عام نوی کے ان ہندو لوگ کنواری لڑکیوں کو دیوی کی مورتی فرض کرکے اُن کی پوجا کرتے ہیں۔ اُن کو کھانا کھلاتے اور دکھنا دیتے ہیں: فی الحقیقت ہندو بڑے خوش اعتقاد ہیں +

لاہور۔ ایک شخص مسمی عبداللہ کو عدالت سیشن جج سے دس سال اور اُس کی عورت کو ایک سال کی قید ایک کنبہ کے آٹھ آدمیوں کو دال میں دھتورہ کھلا دینے کے جرم میں ہوئی۔ جن میں سے ایک آدمی مر گیا تھا +

سندھ پشین ریلوے پر ۱۰ اکتوبر کو شالاباغ اور قلعہ عبداللہ کے درمیان ایک ڈاک گاڑی مال گاڑی کے ساتھ لڑگئی۔ دونوں گاڑیوں کے گارڈ مر گئے اور مسافروں کو بہت صدمہ پہنچا:

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں چند آدمیوں کے درمیان کسی بات پر تکرار ہوا جس سے ایک شخص نے دوسرے کو چھری سے زخمی کیا۔ طرفین کے کئی آدمی زخمی ہوئے اور شفاخانہ میں زیر علاج ہیں۔ پولیس تفتیش حالات کر رہی ہے:

فیروزپور اور موگا کے درمیان چند ڈاکوؤں نے پولیس کی وردی پہن کر بوقت شب چند بیل گاڑیوں کے مسافروں کو زد و کوب کیا اور نقد مال و اسباب چھین کر فرار ہوگئے۔ پولیس گرد و نواح کے بدمعاشوں کو گرفتار کرکے تحقیقات

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتاب - نئی کتاب - نئی کتاب

بائبل پڑھنا کیوں ضروری ہے - (مصنفہ مسٹر ایم ایل ایلیا ایم) یہہ چھوٹا سا ۴۴ صفحہ کا رسالہ مختصر مگر نہایت معقول و زبردست دلائل سے ہر فرد بشر کے لئے مطالعۂ بائبل کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے - بے پروا اور بے خبر لوگوں کو اس اہم امر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے نہایت کارآمد ہے - اور اس لایق ہے - کہ اردو خوانوں میں کثرت سے تقسیم کیا جائے - ہر ایک حق جو اور خصوصاً مشنری صاحبان کو چاہئے کہ اسے اپنے پاس رکھیں - قیمت ۱ر +

ثمار شیریں - یہہ کتاب المباکورۃ الشہیۃ فی الروایا الدینیۃ نامی ایک مشہور و معروف عربی کتاب کا ترجمہ ہے - جو اپنی قسم میں بے مثل ہے - جس نے اسلامی مباحثے کی طرز میں بالکل انقلاب پیدا کر دیا ہے - اس کا مصنف ایک شامی مسیحی ہے - مصنف نے ایک ناول کے پیرایہ میں دین مسیحی کی تائید اور مخالفین کے حملوں کی تردید ایسے معقول اور مؤثر طور سے کی ہے - کہ اگر تعصب کی پٹی اوتار کر اُس کا مطالعہ کریں تو راہ حق کو دریافت کر لینا کچھہ مشکل نہیں : طرز بیان نہایت شیریں اور مہذبانہ ہے - اور مسلمانوں کے اکثر بڑے بڑے اعتراضوں کا جواب خود انہی کی کتابوں سے دیا ہے - اُس کی خوبی اظہر من الشمس ہے - ہماری تعریف کی محتاج نہیں - سر ولیم میور نے بھی جو عربی کے مشہور فاضل اور مذہب بانی اسلام کی نسبت بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں - اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں شایع کیا ہے "**تیار ہوکر فروخت کے لئے موجود ہے**" مگر چونکہ محدود تعداد چھاپی گئی ہے - اس لئے درخواست بہت فی الفور بھیجنی چاہئے تاکہ طبع ثانی کا انتظار نہ کرنا پڑے - مجلد یا غیر مجلد مل سکتی ہیں + قیمت فی جلد اسٹف کور ۱۲ر - کپڑے کی جلد عہ ر

المشتہر

اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور

شعر و سخن

غزل

محبت کی تھی جس خواہش سے دنیا میں مزا پایا
جسے سمجھے تھے یار اپنا اُسی کو بیوفا پائے

جدالِ عشق میں سمجھے جو آلہ سنگ کے قابل ہم
وہ نکلا بد گہر ایسا کہ وقت ہی پر خطا پائے

کہو دنیا میں کس سے دل لگا دیں اور کہیں اپنا
بہر وسا جس کی الفت کا کیا اُس سے دغا پائے

گل و گلرو مہ و خورشید سب سے دل لگا دیکھا
سوائے الفتِ عیسیٰ جہاں میں سب خطا پائے

ذلیل و خوار اور بدنام الفت ہم ہوئے ہر جا
حقیقت میں کئے کی اپنے اب پوری سزا پائے

دلا اب تو مسیحا کی محبت میں لگا خود کو
کہ جس نے یادِ عیسیٰ کی نجاتِ بے دغا پائے

مزا ہے عشق کا جو لذتِ شربت گئی کھوئی
ستم ذلت جفا حسرت پہ بدلا ہم ادا پائے

ہمیں شوق وصالِ حق تعالیٰ ہے نہ غرض دیں
کریں ہم کیا جہانوں سے جو دستور جفا پائے

جو شوقِ وصل دلبر تھا لئے ہم جلد عیسیٰ سے
خیالِ موت چھوٹا زندگی کی اب ندا پائے

رہے مضطر تلاشِ این و آں میں عمر بھر حیران
الٰہی شکر تیرا اب کہ تصدیق رضا پائے

راقم

شاہ ابو صالح مضطر بنارسی ثم الکھنوی

اشتہار

اُردو خوان مسیحی ناظرین شائقین علم الٰہی کو واضح ہو کہ "مسیحی شہادتوں کے مشاہدات" کے پانچوں باب جدا جدا بصورت رسالہ - جن کی صرف پچاس پچاس کاپیاں زاید چھپوائی گئی تھیں ہمارے پاس موجود ہیں - اور قیمت ہر ایک باب کی ۱ر ہے : اگر کوئی صاحب پانچوں باب طلب کریں گے تو علاوہ قیمت ۵ر کے محصول ڈاک ہوگا : چونکہ یہہ باب سلسلہ وار نور افشاں کے ساتھہ چھپے ہیں - یقین ہے کہ بعض محتاط و ہوشیار صاحبان نے انہیں جمع کر کے مجلد کرا لیا ہوگا - مگر جن کے پاس نہوں - یا ناکامل ہوں وہ بار سال قیمت ہم سے منگا سکتے ہیں : پھر یہہ نایاب رسالے دستیاب نہوں گے + (ایڈیٹر)

جوہر حیوانات :- (پتہ صاف لکھو) جس میں دنیا بھر کے تمام جانوروں کے حالات علمی و خواص و پیدایش وغیرہ معتبر تصاویر (۱) پالتو چوپائے - (۲) درندے - چرند (۳) خانگی پرند (۴) آبی پرند شکاری پرند - گانیوالے پرند - (۵) کیڑے مکھیاں چھپکیاں - زہریلے جانور (۶) دریائی اور سمندری جانور (۷) بندر بن مانس اور عجیب جانور (۸) نظام حیوانات - قیمت عہ ر +

جوہر مشاہیر :- نادر تحفہ جس میں تمام پیشوایان مذہبی و سرگروہان کانگریس - پیغمبران ہر مذہب کی سوانح عمریاں - یونانی فلاسفروں و ورنگی موجدوں کے حالات - دنیا بھر کی مشہور عورتوں کے تذکرے اور نامی بادشاہوں بہادروں اور عالموں کے قصے مفصل معہ تصاویر اتنی سے زیادہ - سوانح عمریاں کا مجموعہ ہو تو بھی عہ ر

جوہر نباتات عہ ر **جوہر زراعت** عہ ر

المشتہر

پیارے لعل زمیندار بوڑھا ڈاک خانہ ہر دوا گنج ضلع علی گڑھ

(الوُذیانہ تعداد پیدایش ۷۶ تعداد اموات ۱۲۱) +

پادری - ای - پی - نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایگد واملی کے اہتمام سے چھپا :